REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۴　　شمارہ ۴۸

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائبین:- شکیل احمد طاہر، سید وسیم احمد عجب شیر

شرحِ چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۴ ربیع الاوّل ۱۴۰۶ھ　　۲۸ نبوت ۱۳۶۴ ہش　　۲۸ نومبر ۱۹۸۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۵ نبوت (نومبر) ۔ سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں موصول ہونے والی اطلاعات مظہر ہیں کہ:-

"حضور پُر نور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔" الحمد للہ۔

احبابِ کرام توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے جان و دل سے محبوب آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔ اور مقاصدِ عالیہ میں حضور کو ہمیشہ فتوحاتِ عظیمہ عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

قادیان ۲۵ نبوت (نومبر) ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان معہ محترمہ سیّدہ بیگم صاحبہ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

— مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ ثم الحمد للہ۔

○

یادگیر میں آل کرناٹک احمدیہ مسلم دو روزہ سالانہ کانفرنس کا نہایت کامیاب انعقاد

قادیان، صوبہ کرناٹک، آندھرا، مہاراشٹر اور مدراس کی ۲۹ جماعتوں کے قریباً تین صد احمدی احباب کی والہانہ شرکت

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ اور علمائے سلسلہ کی پُر مغز تقاریر!

"انسانیت کی بقاء مذہب کے ذریعہ" کے عنوان پر منعقدہ سیمینار میں مختلف مذاہب کے نمائندگان کا اظہارِ خیال!

رپورٹ مرتبہ:- مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری رکن مرکزی وفد

الحمد للہ کہ یادگیر میں جماعتہائے احمدیہ صوبہ کرناٹک کی دو روزہ سالانہ کانفرنس شہر کے بارونق وسطی حصہ گاندھی چوک میں مورخہ ۲ اور ۳ نومبر ۱۹۸۵ء کو منعقد ہو کر نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی جس میں منتظمین اور داعین کی توقعات سے کہیں بڑھ کر صوبہ کرناٹک کی دور دور کی جماعتوں کے علاوہ قادیان۔ آندھرا۔ مہاراشٹر اور تامل ناڈو وغیرہ سے بھی بکثرت احمدی احباب و خواتین نے والہانہ طور پر شمولیت کی۔

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اور محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کی بنفسِ نفیس اس کانفرنس میں شمولیت اس روحانی ماحول کی رونق کو دوبالا کر رہی تھی۔ شرکاءِ کانفرنس نے بے ساختہ اپنے تاثرات کا ان الفاظ میں اظہار کیا کہ یہ روحانی ماحول قادیان کا ظل معلوم ہو رہا ہے۔ خدا کرے کہ جماعت ہائے احمدیہ کا ہر مقام قادیان کا ظل بن جائے۔

الحمد للہ کہ شہر کے بعض شر پسند عناصر کی شدید مخالفت اور کرایہ پر باہر سے بلائے گئے بعض پیشہ ور مولویوں کی دشنام طرازیوں اور اشتعال انگیز تقریروں کے باوجود سنجیدہ اور تعلیم یافتہ غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں نے دونوں دن کے پروگرام کو نہایت توجہ اور دلچسپی سے سُنا۔ اس کانفرنس کے مختصر کوائف ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

انتظاماتِ کانفرنس

کانفرنس کے وسیع انتظامات کو باقاعدہ ایک ڈیوٹی شیٹ کے مطابق مختلف شعبہ جات میں تقسیم کرکے مختلف احباب کے سپرد کیا گیا تھا۔ اس کانفرنس کے انتظامات کے نگرانِ اعلیٰ و صدر مجلس استقبالیہ محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر تھے جبکہ اُن کے نائبین محترم سیٹھ محمد نعمت اللہ صاحب غوری نائب امیر جماعت احمدیہ یادگیر، محترم سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب اور محترم محمد رفعت اللہ صاحب غوری اور محترم سیٹھ عزیز عبد السبحان صاحب تھے۔ شعبہ ضیافت کے تحت مکرم سیٹھ محمد ادریس صاحب نے اپنے نائبین مکرم مبارک احمد صاحب تاندور اور مکرم احمد عبد الباسط صاحب و مکرم محمد الیاس صاحب یحییٰ حیدر آباد اور مکرم ظفر احمد صاحب شحنہ کے تعاون سے تیاریٔ طعام کی خدمات سرانجام دیں۔ جبکہ تواضع کے فرائض مکرم وسیم احمد صاحب اور مکرم فضل اللہ صاحب ہودوری اور اُن کے معاونین نے سرانجام دیئے۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

الدّاعی:- ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید سائیز مارٹ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹرز:- صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۸ نبوت ۱۳۶۴ ہش!

غلبۂ اسلام کی ضمانت "تحریکِ جدید"

فی زمانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت چونکہ غلبۂ اسلام کی بابرکت آسمانی مہم کے اجراء کے لئے عمل میں آئی تھی۔ اس لئے جہاں خدائے علیم و خبیر کی طرف سے انتہائی نامساعد حالات میں آپؑ کو یہ پُرشوکت بشارت عطا کی گئی کہ "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" وہاں اس اہم بالشان آسمانی بشارت کو بتمام و کمال پورا کرنے کے لئے قبل از وقت آپ کو ایک ایسے فرزندِ جلیل کی پیدائش کی خبر بھی دی گئی۔ جس نے تائید و نصرتِ ایزدی کے سائے میں جلد جلد پروان چڑھنا تھا اور تبلیغ و اشاعتِ دین کے باب میں اپنے محیّر العقول کارناموں کی بدولت "زمین کے کناروں تک شہرت" کا حامل قرار پانا تھا۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بے شمار دُوسری پیشگوئیوں کی طرح اس عظیم الشان پیشگوئی کو بھی دُنیا کے لاکھوں انسانوں نے بچشمِ خود اپنے وقت پر پُورا ہوتے ہوئے دیکھا۔ آج بھی دیکھ رہے ہیں اور آئندہ بھی دیکھتے رہیں گے۔

سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بابرکت وجود میں وہ تمام علامات اپنی پوری شان کے ساتھ جلوہ گر ہوئیں جن کی پاک نوشتوں میں پہلے سے ہی خبر دی گئی تھی۔ آپؓ نے اپنے بابرکت زمانۂ خلافت میں "تحریکِ جدید" کے نام سے تبلیغ و اشاعتِ دین کے لئے ایک عظیم الشان عالمی تحریک کی محض بنیاد ہی نہیں رکھی بلکہ اس بنیاد پر ایک عدیم المثال اور عالی شان عمارت کی تعمیر بھی فرمائی۔ نتیجتاً وہ یکا و تنہا آواز جو آج سے قریباً ایک صدی پہلے قادیان کی گمنام اور غیر معروف بستی سے اُٹھی تھی دیکھتے ہی دیکھتے افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں اور یورپ و امریکہ کے تثلیث کدوں میں گونجنے لگی۔ اس ندائے حق و صداقت کی گرج سے شرک و الحاد کے بادل چھٹ گئے اور آفتابِ اسلام سے جلوہ ریز ہو کر اکنافِ عالم کو منور کر دیا۔

تحریکِ جدید کا بابرکت اجراء جن حالات میں ہوا وہ جماعت کے لئے خاصے نازک ایّام تھے۔ مجلس احرار جسے حکومتِ وقت کی پُشت پناہی حاصل تھی تمام تر وسائل اور ہتھکنڈوں کو بروئے کار لا کر قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے پر تلی ہوئی تھی۔ ایک طرف اُن کی تعلّیاں اور سمع خراشیاں سُننے والوں کے دلوں میں ہیجان پیدا کر رہی تھیں تو دُوسری طرف سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی یہ پُرشوکت آواز رہ رہ کر جماعتِ مومنین کی ڈھارس بندھا رہی تھی کہ:-

"زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے۔ اور مَیں اُن کی شکست کو قریب آتے دیکھ رہا ہوں۔" (الفضل ۳۰ مئی ۱۹۳۵ء)

یہی پُرآشوب اور نامساعد حالات تھے جب سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منشاءِ الٰہی کے تحت "تحریکِ جدید" کی بنیاد رکھی اور اس جماعت کو اس کے اہم بالشان اغراض و مقاصد سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:-

"تحریکِ جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دُنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت سے پہنچایا جا سکے۔ تحریکِ جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آ جائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں۔ اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں۔ تحریکِ جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔" (خطبہ جمعہ ۱۶ نومبر ۱۹۳۴ء)

اشاعتِ دین متین کے کام کو منضبط اور مستحکم بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے منجملہ دوسرے مطالبات کے پہلے سال مخلصین جماعت کے سامنے ساڑھے ستائیس ہزار روپے کی مالی تحریک رکھی گئی جو اُس وقت کے قدرشن اور نامساعد حالات میں ایک گرانقدر رقم دکھائی دیتی تھی۔ مگر آفرین ہے جماعت کے ایثار پیشہ مخلص افراد پر کہ انہوں نے اپنے محبوب امام کی آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے نہ صرف پہلے سال کے مالی مطالبہ کو نمایاں اضافے کے ساتھ پورا کیا بلکہ اس کے بعد ہر سال اس باب میں اپنی قابلِ رشک مالی قربانیوں کے ایسے شاندار ریکارڈ قائم کرتے چلے گئے کہ آج جبکہ یہ بابرکت تحریک اپنی عمر کے اکاون سال پورے کر کے باونویں سال میں قدم رکھ رہی ہے اس کا سالانہ بجٹ، آمد و خرچ بفضل اللہ تعالیٰ ایک کروڑ اکیس لاکھ روپے سے بھی تجاوز کر چکا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

گذشتہ نصف صدی کے دوران تبلیغ و اشاعتِ دین کے میدان میں تحریکِ جدید نے جو اہم بالشان کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں اُن کا اندازہ ان اعداد و شمار سے کیا جا سکتا ہے کہ آج برصغیر ہندو پاک کو چھوڑ کر بیرونی دُنیا کے ایک سَو سے بھی زائد ممالک میں ہماری کم و بیش بارہ سَو منظّم اور فعّال جماعتیں قائم ہیں۔ قریباً ساڑھے تین سَو مبلغین اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے دُنیا بھر میں دن رات سرگرمِ عمل ہیں۔ آٹھ سَو سے زائد مساجد، چونتیس ہسپتال اور دو سَو سے زائد دینی مدارس، سکولز اور کالجز کلیتاً تحریکِ جدید کے چندہ سے تعمیر کئے گئے ہیں۔ درجن بھر سے زائد غیر ملکی زبانوں میں تراجم قرآنِ کریم کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ جبکہ بیک وقت قریباً اتنی ہی دُوسری زبانوں میں کلامِ پاک کے تراجم کا کام بسرعت پایۂ تکمیل کو پہنچ رہا ہے۔ پچاس سے زائد غیر ملکی زبانوں میں جماعتی لٹریچر تیار ہو کر کروڑوں کی تعداد میں تقسیم کیا جا چکا ہے۔ جبکہ مزید زبانوں میں لٹریچر کی تیاری کا سلسلہ بھی ساتھ کے ساتھ جاری ہے۔ جبکہ کم و بیش چالیس زبانوں میں باقاعدگی کے ساتھ شائع ہونے والے اخبارات و رسائل ان تمام تر اشاعتی پروگراموں کے علاوہ ہیں۔

جماعت کی تعداد اور اُس کے محدود مالی وسائل کے اعتبار سے بہت مختصر عرصہ میں تحریکِ جدید کے یہ خوشکن نتائج بلاشک ہمارے لئے مسرت بخش اور ایمان افزا ہیں۔ مگر جب ہم زمانے کے حالات اور اُن کے تقاضوں پر نظر ڈالتے ہیں تو اُن کے مقابلہ میں ہماری یہ تمام تر مساعی اور قربانیاں کُلیتاً ناکافی اور بے وقعت دکھائی دیتی ہیں۔ اسلام کے عالمگیر روحانی غلبہ کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی قربانیوں کے معیار کو اُن تقاضوں سے ہم آہنگ کریں جو دُنیا کے ہر لحظہ بدلتے ہوئے حالات ہمارے سامنے رکھ رہے ہیں۔ اور جن سے کماحقہ عہدہ برآ ہونے کے لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بایں الفاظ مخاطب فرمایا ہے کہ:-

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پُورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے وقتوں میں چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اُسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں۔"

(باقی دیکھئے صفحہ ۸ پر)

ظلم و ستم کو حاصل شرعی جواز کیوں ہے

اے مُدّعی ترا دین فتنہ طراز کیوں ہے
بے جوڑ تیری شُہرہ آلودہ ساز کیوں ہے

مذہب ترا بتادے رحمت ہے گر سراسر
پُرامن شہریوں پہ یہ ترکتاز کیوں ہے

ختم الرسلؐ سے تجھکو گر کچھ حیا ہے بتلا
اکراہ و جبر پر پھر یہ فخر و ناز کیوں ہے

مُرغِ قفس ہے واللہ! تُو شاہ باز کیوں ہے
ظلم و ستم کو حاصل شرعی جواز کیوں ہے

تجھ کو تو عمر ساری اک خواب بھی نہ آئی
غصہ ہے وحی کا پھر دروازہ باز کیوں ہے

پھر تیرے دل کو چرکے ہر وقت لگتے ہیں
ہم پر رجوعِ رحمت نکتہ نواز کیوں ہے

کبھی تُو نے یہ بھی سوچا اے منکرِ صداقت
تری سب دعائیں بے ذوق تیری نماز کیوں ہے

تجھ کو خبر نہیں ہے اے بندۂ رعونت
صدق و شرافت کیا ہے عجز و نیاز کیوں ہے

دینِ نبیؐ ہے غالب قرآں کا فیصلہ ہے
سمجھائے کون تجھ کو پھر فتنہ باز کیوں ہے

ہم پر خدا کی رحمت ابلیس پر ہے لعنت
سمجھے سمجھنے والا یہ امتیاز کیوں ہے

جاتا رہے مرا دل اک آگ میں ہمیشہ
ہر چارہ رفیق اپنا وہ کارساز کیوں ہے
حافظ خدا ہمارا بندہ نواز کیوں ہے

محتاجِ دعا۔ خاکسار عبدالرحیم راٹھور

تحریک جدید کی برکتیں قیامت تک جاری رہیں گی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

(اس لئے)

نہ صرف تحریک جدید کو زندہ رکھا جائے بلکہ اوّلین مجاہدین کے کھاتوں، ان کی یادوں اور قربانیوں کو بھی زندہ رکھا جائے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے تحریک جدید کے ۵۲ ویں سال اور اسکے دفتر چہارم کے اجراء کا بابرکت اعلان

خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن کا ملخص

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیات ۲۷۱ تا ۲۷۳ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ سے وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ تک تلاوت فرمائیں اور فرمایا کہ ان آیات میں مالی قربانی کے متعلق بہت گہرا مضمون ہے اور یہ آیات کئی مرتبہ جماعت کے سامنے پیش کی جاتی رہی ہیں۔ مگر ہر دفعہ ان کے مطالعہ سے ایک نیا مضمون سامنے آتا ہے۔ فرمایا۔ آج یہ آیات اس لئے جماعت کے سامنے پیش کر رہا ہوں کہ آج تحریک جدید کے باون ویں سال کے آغاز کا اعلان کرنا ہے۔ تحریک جدید نے اس دور میں مالی قربانیوں کی عظیم بنیاد ڈالی ہے اور پھر اسی کے بطن سے اور بھی مالی تحریکات پیدا ہوتی ہیں ہو رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان آیات کی جامع اور بصیرت افروز تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان آیات میں دکھاوے کے طور پر خرچ کرنے والوں کا بھی ذکر ہے اور خدا تعالیٰ یہ بھی بتا رہا ہے کہ میں ہر خرچ کرنے والے کی نیت کو دیکھ رہا ہوں چونکہ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے اس لئے اس کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی قربانیاں ضائع نہیں ہوتیں۔ ان آیات میں یہ انذار بھی کیا گیا ہے کہ اگر خیالات میں کوئی رخنہ ہو تو پھر ایسے خرچ کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ ظلم کے لئے کسی کی نصرت نہیں کرتا۔

فرمایا۔ اس میں حسن کا پہلو یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس پیغام کا اعلان فرمایا وہ مَنْ أَنْصَارِيْ إِلَى اللّٰهِ کا اعلان تھا اور اس کے نتیجہ میں پھر أَنْصَارِيْ إِلَى اللّٰهِ ہی پیدا ہوئے۔

فرمایا۔ یہ بھی خیال آ سکتا ہے کہ بعض اوقات بری جگہوں پر خرچ کرنے کے لئے بھی تحریکات ہوتی ہیں اور ان پر لبیک بھی کہا جاتا ہے ایسی تحریکات پر لبیک [illegible] والے محض اپنی نمائش اور ریاکاری کے لئے ایسا کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں برائیاں پھیلتی ہیں اور سارا معاشرہ گندہ ہوتا ہے اور پھر لوگوں میں حرام مال کے لئے طلب بڑھتی ہے لیکن جو اموال نیک مقاصد کے لئے طلب کئے جاتے ہیں ان کے نتیجہ میں عجیب و غریب افروز نمونے سامنے آتے ہیں۔ صحابہ جب مال خرچ کرتے تو اس طرح چھپاتے تھے کہ کسی کو علم نہ ہو۔ مگر قومی لحاظ سے ان کو ظاہر کرنا ضروری ہوتا تھا تاکہ دوسروں کو بھی [illegible] پیدا ہو چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ظاہر فرما دیتے تھے۔ لیکن انفرادی طور پر صدقات اور نذریں دینے والے ہر ممکن کوشش کرتے تھے کہ کسی پر یہ انفاق فی سبیل اللہ ظاہر نہ ہو چنانچہ وہ راتوں کو چھپ چھپ کر ضرورتمند معذوروں کو رقم دیا کرتے تھے۔

فرمایا یہ نمونہ صرف نبیوں کی جماعتوں میں ہی نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو فرماتا ہے يُوَفَّ إِلَيْكُمْ تمہیں پورا پورا نہیں بلکہ بڑھا کر لوٹایا جائے گا جو کہ أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً ہے خدا تعالیٰ یہ سودا صرف انبیاء کے متبعین کے ساتھ ہی کرتا ہے اس کے علاوہ اس امتیازی شان کو دنیا میں اور کہیں نہیں دیکھا جا سکتا اور آج انہی آیات میں جماعت احمدیہ کی تصویر نظر آ رہی ہے دنیا جو مرضی کہے ان آیات میں بنائی گئی تصویر کو جماعت سے چھین نہیں سکتی۔ جنہوں نے خدا تعالیٰ کی خاطر کچھ دیا۔ خدا تعالیٰ نے ان کو حیرت انگیز طور پر واپس لوٹا دیا اور صرف ان کو ہی نہیں ان کی اولادوں کو بھی بہت کچھ دیا پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے علاوہ اور کوئی ہے ہی نہیں جس میں ان آیات کا مفہوم نظر آتا ہو۔

فرمایا۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کی تحریک ۱۹۳۴ء میں فرمائی تھی اس میں اللہ تعالیٰ کا امتیازی سلوک کارفرما رہا۔ اور ہر فرد بشر جو اس میں خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی رضا کے علاوہ اس کے اموال میں بہت برکت ڈالتا ہے اور یہ سلسلہ حیرت انگیز طور پر مسلسل آگے ہی بڑھ رہا ہے۔

فرمایا۔ جب تحریک جدید کا پچاسواں سال تھا تو میں نے خواہش کی کہ خدا کرے کہ یہ ایک کروڑ تک پہنچ جائے۔ وہ تحریک جو تقریباً ایک لاکھ کے چندے سے شروع ہوئی تھی اگرچہ وعدے کم تھے مگر عملاً وصولی ایک کروڑ ہو گئی تھی اور اب اس کے جو وعدے ہیں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس سال کے وعدے اندرون اور بیرون کو ملا کر ایک کروڑ اکیس لاکھ ستاون ہزار کے ہیں اور تحریک جدید سے مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ پاکستان کے متعلق ان کی کوشش تھی اور میری بھی یہ خواہش ہے کہ پچاس لاکھ تک وصولی پہنچ جائے لیکن وعدے ابھی تک ۴۴ لاکھ ۲۰ ہزار کے مل سکے ہیں مگر ساتھ ہی وہ لکھتے ہیں کہ عملاً تحریک جدید کے ساتھ یہ ہو رہا ہے کہ ہمیشہ وصولیاں وعدوں سے آگے بڑھتی ہیں چنانچہ گزشتہ سال ۳۸ لاکھ کے وعدے تھے تو چالیس لاکھ سے زیادہ وصولی ہوئی تھی اور اب ان کا خیال ہے کہ ۴۴ لاکھ کے وعدے ہیں اور ان کی دعا اور توقع بھی یہی ہے اللہ کرے ایسا ہی ہو کہ پاکستان کی وصولیاں انشاء اللہ ۵۰ لاکھ سے آگے نکل جائیں گی تو یہ ۵۲ واں سال ہمارے لئے ایک مزید یقین کا سال ہے۔ خدا تعالیٰ کے وعدوں کو بڑی شان سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں اور ہر سال بلکہ پہلے انفرادی طور پر [illegible] اور اجتماعی طور پر [illegible] قدم جماعت کا ہر قسم کے مخالف حالات میں آگے کی طرف ہی اٹھ رہا ہے پاکستان میں جو حالات گذر رہے ہیں اس کے باوجود وعدوں میں اضافہ تھا اور سال گزشتہ کے مقابل پر کی وصولی میں بھی اضافہ ہے جس سے ان کی توقع مجھے امید ہے کہ بات ضرور پوری ہو جائے گی [illegible] ۴۴ لاکھ کی بجائے انشاء اللہ ۵۰ لاکھ تک وصولیاں پہنچ جائیں گے۔

فرمایا۔ بیرون پاکستان ۷۷ لاکھ ۳۶ ہزار ۹ سو ۹۰ کے وعدے بھی میں سمجھتا ہوں کہ وصولی کے لحاظ سے آگے بڑھ جائیں گے کیونکہ اب تک بیرون پاکستان کی وصولی کا تناسب پاکستان کی وصولی کی نسبت زیادہ بہتر ہے اور جماعتوں کو اب تحریک جدید کے چندے کی طرف اب توجہ بھی پیدا ہو رہی ہے۔

فرمایا — باہر جو چندے بڑھتے ہیں وہ بھی تحریک جدید کے نتیجے ہیں اور باہر کے ملک ہیں جو چندے بڑھتے ہیں وہ ان ابتدائی چندوں کی برکت سے ہے جو ابتداء میں تحریک جدید میں بڑی قربانیوں اور دعاؤں کے ساتھ دئے گئے تھے اس لئے قادیان کو گھبرانا نہیں چاہیئے کیونکہ یہ وہیں سے شروع ہوئے ہیں۔

اب تحریک جدید کا چندہ تو ایک کروڑ اکیس لاکھ سے کچھ زائد ہو گا لیکن بحمدہ ۳ کروڑ سے زائد ہو چکا ہے اور تحریک جدید کو گویا کہ تقریباً ۱۲ واں حصہ یا کچھ اس سے زائد حصہ پوری جماعت کے اخراجات میں حصہ لینے کی توفیق مل رہی ہے۔

فرمایا۔ تحریک جدید کے بڑے فیوض ہیں اس کی برکتیں قیامت تک جاری رہیں گی انشاء اللہ اس لئے نہ صرف تحریک جدید کو زندہ رکھنا چاہیئے بلکہ اوّلین قربانی کرنے والوں کے کھاتوں کو زندہ کیا جائے ان کی یادوں اور قربانیوں کو زندہ رکھنا ہے۔ چنانچہ اب جو اطلاع ملی ہے کہ تحریک جدید کے اوّلین مجاہدین کے کھاتے جو ان کی وفات کے بعد بند ہو چکے تھے۔ اب امسال ۲۰۰ کھاتے دوبارہ جاری ہو گئے ہیں ان کو ورثاء کو اس طرف توجہ دلائی گئی چنانچہ انہوں نے بخوشی ان کھاتوں کو زندہ کیا ہے۔

فرمایا — اب تحریک جدید کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ ایسے مرحومین کے کھاتے جن کے ورثاء کا علم نہیں ان کی فہرستیں اخباروں میں شائع کریں دوسرے ممالک میں ان کو بھجوائیں اور وہاں کے جماعتی اخباروں میں شائع ہوں اور جب اوّلین مجاہد کے کوئی وارث ملیں ان کو ان کی قربانیوں کو زندہ کرنے کا کہا جائے کہ وہ ان کی یادوں کو زندہ کریں ان کی نیکیوں کو زندہ رکھیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اوّلین بزرگوں کی قربانیوں کا ذکر فرمایا اور اسی طرح آج بھی جو لوگ ان کے نقش قدم پر قربانیاں کر رہے ہیں ان کا ذکر فرمایا اور اس جہاد میں حصہ لینے والوں کے لئے دعا کا اعلان فرمایا۔

خطبہ ثانیہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے دفتر چہارم کے آغاز کا اعلان فرمایا اور فرمایا کہ آج سے جو نیا مجاہد تحریک جدید میں شامل ہوگا وہ دفتر چہارم میں شامل ہوگا۔

الیکوناٹ مسلم یوتھ کانفرنس کیلئے
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا

بصیرت افروز پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

۱۳۶۴ — ۱۰-۲۸
۱۹۸۵

پیارے عزیزو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ یادگیر کی جانب سے ۲-۳ نومبر ۱۹۸۵ء کو آل کرناٹک کانفرنس منعقد کی جا رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کانفرنس کو ہر پہلو سے کامیاب اور بابرکت فرمائے آمین۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہم اس بات کے گواہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا ہم نے اس خدا کی آواز سنی اور اس کے پرزور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن کو بھیجا۔ سو ہم یقین لائے کہ وہی سچا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔ ہمارا دل اس یقین سے ایسا پر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے۔

سو ہم بصیرت کی راہ سے اس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بلاتے ہیں۔" (کتاب البریہ)

یہی وہ عظیم الشان مقصد ہے جس کے لئے آپ نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی تا آپ کے سچے اور کامل متبعین بھی کامل بصیرت اور یقین کے ساتھ لوگوں کو ان کے خالق اور تمام جہانوں کے مالک اللہ تعالیٰ کی طرف بلائیں اور اس دین اور روشنی کی دعوت دیں جس سے زمین و آسمان منور ہیں — اسی اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے — قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (یوسف: ۱۰۹)

یعنی تو کہہ یہ میرا طریق ہے کہ میں تو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں اور جنہوں نے میری حقیقی پیروی کی ہے۔ میں اور وہ سب عظیم الشان بصیرت پر قائم ہیں۔

اس جگہ قُلْ کا لفظ ہر مومن کو یہ پیغام دیتا ہے کہ وہ نہ صرف یہ کہ خود ایک داعی الی اللہ بنے بلکہ دوسروں کو بھی داعی الی اللہ بننے کی تحریک کرے اور پھر ہر مخاطب اس پیغام کو آگے پہنچاتا چلا جائے اور یوں نسلاً بعد نسل دعوت الی اللہ اور تبلیغ کا کام جاری و ساری رہے۔ یقیناً دعوت الی اللہ
(باقی کالم نمبر ۲)

کی راہ ہی بصیرت کی راہ ہے۔ یہی وہ طریق ہے جو انسان کو ہر قسم کی ظلمات سے نکالتا ہے اور اس کے ظاہر و باطن کو نور اور روشنی سے بھر دیتا ہے۔

پس میرا آپ کے نام یہی پیغام ہے کہ سستیاں ترک کریں۔ اور پوری طاقت کے ساتھ تبلیغ کے جہاد میں مصروف ہو جائیں اور دعوت الی اللہ کی عظیم شاہراہ پر تیز قدموں کے ساتھ آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"
(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام)

NO 75 FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C. ROAD BANGLORE-560002
PH NO- 228666

محتاجِ دعا: اقبال احمد جاوید شمع برادران جے این روڈ لائنز انڈر جے این اسٹور انٹرپرائز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی

مجلس علم و عرفان

مورخہ ۱۹ ار وفا (جولائی) بروز جمعۃ المبارک

● اگلی صف میں عورتوں اور بچوں کے بیٹھنے کے بارہ میں سوال ہوا تو فرمایا کہ بچے اور عورتیں پہلی صف میں بعض وجوہات کی بناء پر نہیں بیٹھ سکتے لیکن اگر کوئی بچہ پہلی صف کے آداب کا لحاظ کر سکتا ہے تو اس کے بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں لیکن جہاں سیکورٹی کا سوال ہو بالخصوص جماعت کی مرکزی مساجد میں وہاں طریق یہ ہے کہ اگلی صفوں میں ایسے لوگوں کو بٹھایا جاتا ہے جو سیکورٹی کے نقطہ نظر سے مناسب ہوں لیکن جس کو پیچھے بٹھانا مقصود ہو تو اس کو نہایت ادب و احترام سے درخواست کر دی جاتی ہے۔

● آیت کریمہ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا میں حبل اللہ سے کیا مراد ہے؟

فرمایا کہ حبل اللہ کوئی جسمانی چیز نہیں بلکہ وہ رسی ہے جو انسان کو خدا سے ملاتی ہے اس کے کئی ترجمے ہو سکتے ہیں لیکن اصولی بات بہرحال یہ ہے کہ خدا سے ملانے والا وسیلہ۔

فرمایا کہ قرآن کریم بھی حبل اللہ ہے کیونکہ اس کے ذریعہ ان تمام راستوں کا علم ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتے ہیں۔

حبل اللہ سے مراد آنحضرت ﷺ بھی ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کو بھی وسیلہ کہا جاتا ہے کیونکہ آپ کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے تعلق قائم ہوتا ہے۔

عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح Mediator تھا حالانکہ یہ دعویٰ تمام انبیاء کا ہے لیکن وسیلہ کے معنے تو Medium کے ہیں جو Mediator سے بھی زیادہ وسیع ہیں۔

حبل اللہ سے مراد خلافت راشدہ بھی ہے کیونکہ جو شخص اس سے تعلق توڑتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے تعلق منقطع کر لیتا ہے۔ ایسے نیک لوگ جو لوگوں کے لئے تقویت ایمان کا باعث بنتے ہیں وہ بھی حبل اللہ ہیں۔

دعا بھی حبل اللہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے رابطہ کا باعث ہے غرضیکہ ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ سے آپ کا تعلق مضبوط کرتی ہے حبل اللہ ہے۔

● ایک دوست نے کہا کہ دیدات صاحب دراصل ہمارے عقیدہ کی تبلیغ کر رہے ہیں کیا ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

ممکن ہے ہمیں نقصان پہنچا رہے ہوں۔ کئی ایسے علماء ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لٹریچر سے بعض چیزوں کو اخذ کر کے یوں ظاہر کرتے ہیں کہ گویا یہ ان کی ہیں۔ اسی طرح ممکن ہے کہ دیدات صاحب جب یہ کہتے ہیں کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تو لوگ کہیں گے کہ دیدات صاحب جو کہتے ہیں وہی احمدیوں کا خیال ہے۔

● سوال ہوا کہ نکاح سے پہلے رجسٹریشن کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا کہ رجسٹریشن اپنی ذات میں ایک قسم کا INSTITUTION ہے جو مسلمان نہیں ان کے لئے رجسٹریشن ہی کافی ہے لیکن اسلام میں ایک بہتر ذریعہ نکاح کا موجود ہے اس لئے اسے کیوں نہ اختیار کیا جائے رجسٹریشن تو صرف قانونی ضرورت کو پورا کرتی ہے جبکہ نکاح آنحضرت ﷺ کی سنت ہے اس لئے یہ مذہبی ضرورت کو پورا کرتی ہے۔

● قرآن مجید کی تفسیر اور اس کے معانی وغیرہ کے لئے کیا معیار ہے؟

فرمایا کہ تفسیر تو لوگوں کی سمجھ پر منحصر ہے کسی کو کوئی دلیل یا تفسیر پسند آجاتی ہے لیکن دوسروں کو اس سے اختلاف ہوتا ہے۔ بہرحال قرآن کریم کے معانی اور تفسیر جو شخص کرتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ انہیں عربی زبان کے استعمال سے ثابت کرے کہ جو معنے کر رہا ہے وہ عربی لغت سے ثابت ہیں لیکن اگر کوئی ایسا ترجمہ کرتا ہے جسے عربی زبان کی تائید حاصل نہیں تو ایسے معنے قابل قبول نہیں ہوں گے۔

فرمایا کہ اس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ زبان کے محاورہ کو ملحوظ رکھا جائے عربی بہت Rich زبان ہے سب سے بڑی ہے اور اس کا ذخیرہ الفاظ بھی بہت زیادہ ہے۔ مثلاً بعض ایسے الفاظ ہیں کہ جن کے تیس کے قریب معنے ہیں اور یہ بھی کہ ایک بات کو واضح کرنے کے لئے درجنوں الفاظ موجود ہیں اس لحاظ سے قرآن مجید کے معانی اور تفسیر کی کوئی انتہا نہیں جو بات ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ہر ترجمہ کرنے والا اصل متن سے وفاداری کرے۔

● قرآن کریم کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کئے ہیں اس کی کیا حقیقت ہے؟

فرمایا کہ یہ قرآن کریم کا اعجاز ہے اس قسم کا دعویٰ کسی اور کتاب نے نہیں کیا۔ یہ بات اس وقت کہی گئی جب اس حقیقت سے کوئی آشنا نہ تھا۔ مگر بعد میں اس کی حقیقت کھلتی گئی اور ہر چیز کا جوڑا ثابت ہوا۔ انسانوں جانوروں نباتات وغیرہ ہر چیز میں قرآن کریم کے اس دعوے کے ثبوت ملنے لگے۔

جہاں اس آیت کا اطلاق جوڑے پر ہوتا ہے وہاں جوڑے کے ہر ممبر پر بھی یہ چسپاں ہوتی ہے۔ مثلاً مرد اور عورت ایک جوڑا ہے لیکن جب صرف مرد کو لیا جائے تو اس کے اپنے وجود میں اور کئی پہلوؤں سے جوڑے ثابت ہوتے ہیں۔

فرمایا سائنسدانوں نے جب جوڑے کے سسٹم پر مذکر مونث "ھُوَ" "ھِیَ" اور [illegible] کے لحاظ سے تحقیق کی تو جوڑوں کا ایک لامتناہی سلسلہ ثابت ہوا۔ مثلاً ذرہ میں یہ پتہ لگا کہ ہم میں پروٹان، نیوٹران اور الیکٹران ہیں۔ پھر یہ تحقیق سامنے آئی کہ پروٹان بذات خود دو قسم کے ہیں اور الیکٹران بھی۔ Anti Matter اور Matter اسی طرح یہ ایک لامتناہی سلسلہ جاری رہتا ہے۔

فرمایا کہ اس سسٹم سے صرف ذات باری تعالیٰ ہی بالا ہے کیونکہ وہ خالق ہے اور اس آیت میں مخلوق میں جوڑے ہونے کا ذکر ہے اور یہ قرآن کریم کا زبردست نشانِ صداقت ہے کیونکہ یہ اس وقت نازل ہوا جبکہ عرب کے لوگ ان حقائق سے بالکل ناآشنا تھے لیکن اس زمانہ میں اس کی صداقت بڑی وضاحت سے ظاہر ہو رہی ہے اور حیرت انگیز طور پر مشاہدات سامنے آرہے ہیں۔ مثلاً چینی ہے اس کے ہر ایٹم میں دو قسم کے [illegible] ہیں ایک Right اور دوسری Left۔ اگر چینی کو ان دونوں حصوں میں تقسیم کیا جائے تو وہ چینی اپنی شکل، ہیئت اور ذائقہ کے اعتبار سے بالکل مکمل چینی کی طرح ہوگی لیکن اپنی تاثیر اور خاصیت میں بالکل مختلف ہوگی۔ مثلاً انسان کا جسم چینی کے Right Rotation والے حصہ کو قبول کرتا ہے لیکن ذیابیطس کے مریضوں کو Left Rotation والے حصہ کی چینی استعمال کرائی گئی تو مریض چینی کے ذائقے سے اسی طرح محظوظ ہوا جس طرح مکمل چینی سے انسان محظوظ ہوتا ہے مگر چینی کے اس Left Rotation والے حصہ سے مریض کے جسم نے ایک ذرہ بھی قبول نہ کیا اور اسے کسی قسم کا نقصان بھی نہ پہنچا جبکہ عام چینی کا استعمال ذیابیطس کے مریضوں کے لئے انتہائی نقصان دہ ہوتا ہے بہرحال یہ آیت تمام اشیاء پر کمال طور سے چسپاں ہوتی ہے یہ قرآن کریم کا ایک اعجاز ہے جو کسی دوسری کتاب نے پیش نہیں کیا۔

ارشاد نبوی ﷺ

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ

(ترجمہ)

دعا ہی تو اصل عبادت ہے

محتاج دعا۔ یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹرا)

"تحریک جدید ایک انقلاب آفریں تحریک"

از مکرم حکیم چوہدری بدرالدین صاحب عامل انچارج مقامی تبلیغ قادیان

جب فصل بہار کی آمد آمد ہوتی ہے تو زمین کی خوابیدہ قوتیں انگڑائیاں لیکر بیدار ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ باغوں میں شگوفہ پھوٹتا ہے تو جنگل اور بیابانوں میں بھی خودرو گھاس کانٹے دار جھاڑیاں سطح زمین کو ڈھانپنا شروع کر دیتی ہیں۔ یہ قانون فطرت ہے۔ اور روحانی و مادی ہر دو نظام کے لئے فطرت پر حاوی جاری و ساری ہے۔

جب کوئی مامور زمانہ ظہور پذیر ہوتا ہوتا ہے تو شیطانی قوتیں بھی اندر ہی اندر فروغ پا رہی ہوتی ہیں۔ بلکہ یوں کہنا زیادہ بہتر ہوگا کہ کسی مامور کی بعثت تبھی ہوتی ہے جب شیطانی اور طاغوتی عناصر کا ہی معاشرہ پر غلبہ اور کنٹرول ہوتا ہے اور من مانی کرتے ہیں۔ اور سادہ لوح بندگان خدا کے جیون کے لئے یہ حالت ہو جاتی ہے

ساقی بہ جلوہ دشمن ایمان و آگہی
مطرب بہ نغمہ دشمن تمکین و ہوش ہے

بن کر رینگتا رہتے ہوتے ہیں۔ اور مامور زمانہ کی آواز سنتے ہی زمین اپنی تمام تر رعنائیوں اور آسائشوں کی بے وقعت ہوئے نظر آنے لگتی ہے۔ تب وہ اس دیپک کی طرح جس کا تیل ختم ہو چکا ہو بجھنے سے پہلے ایک بلند شعلہ مارتی ہیں۔ اور پھر راکھ کے ڈھیر میں ہمیشہ کے لئے گم ہو جاتی ہیں۔ اور ہدایت کا پانی تمام عالم کو سیراب کر جاتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی آمد کا زمانہ ایک مصلح آخر الزمان کے ظہور کا زمانہ تھا جس کے زمانہ میں پہنچنے دی گئی پیشگوئیوں کے مطابق شیطانی اور رحمانی فوجوں میں آخری جنگ مقدر تھی۔ اور جس میں شیطان کی فوجیں ہمیشہ کے لئے شکست کھا کر اپنی پیدائش کے منبع غائب نار جہنم میں پناہ گزین ہو جانی مقدر ہو چکی تھیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جب مبعوث ہوئے تو اس وقت دنیا میں چند بادشاہ جو اپنے آپ کو خدا یا خدا کا قائم مقام ظاہر کرتے تھے یا ساتھ کے سیاہ و سفید کے مالک تھے۔ اور جہاں تک عقائد و اعمال کا تعلق ہے دین اور مذہب کو سیاست سے الگ کر کے عضو معطل بنا کر عبادت گاہوں تک محدود و محصور کر دیا گیا تھا دو طاقتیں اس وقت خاص طور پر دنیا کے کثیر حصہ پر چھائی ہوئی تھیں۔

اول:۔ روس جو براعظم ایشیا کے نصف اور براعظم یورپ کے نصف حصہ پر حکمران تھا۔ اور اس عظیم سلطنت کے امراء اور فرمانروا "زار" کہلاتے تھے دوسرے برطانیہ کی عظیم حکومت تھی جو یورپ، ایشیاء افریقہ اور امریکہ میں بڑی بڑی نوآبادیوں کے باعث دنیا کی ایک عظیم قوت تھی۔ ان دونوں حکومتوں کے زیر سایہ ابلیس کی فوجیں آنے والے موعود کے مقابلہ کے لئے سرگرم عمل تھیں۔

برطانوی ایمپائر کے زیر سایہ پادریوں اور مشنریوں کی افواج ایک انسان کو خدا کے تخت پر بٹھا کر سیاسی اثر و رسوخ اور دولت کی چمک دمک سے سادہ لوح عوام کو مخلوق خداوند کی غلامی میں مقید کرتی چلی آ رہی تھیں اور اپنی ان عارضی کامیابیوں سے انہیں یہاں تک جرأت پیدا ہو گئی تھی کہ وہ

"ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ۔"

پر پھر سے مخلوق خداوند کا پرچم لہرانے کے خواب دیکھنے لگے تھے۔ اور پادریوں کی فوج کے ایک سرخیل نے اپنی ایک تقریر میں یہ پروگرام کا اعلان کیا کہ:۔

"اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں اس ترقی کے نتیجے میں صلیب کی چمکار آج ایک طرف لبنان پر ضو افگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کی چمکار سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے یہ صورت حال پیش خیمہ ہے اس آنے والے "انقلاب" کا جب قاہرہ، دمشق اور طہران کے شہر خداوند یسوع کے خدام سے آباد نظر آئیں گے حتی کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں بھی پہنچے گی اس وقت خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگا۔"

زار روس کی استبدادی آمریت میں اندر ہی اندر ایک انقلاب اپنا عرصہ حضانت پورا کر رہا تھا۔ اور یہ تھا مخلوق خداوندوں سے چھٹکارا پانے کا جذبہ۔ جب انسان کے قوائے بدنیہ و ذہنیہ ماؤف ہو جاتے ہیں تو ایک سادہ اور طیب غذا بھی انہیں راس نہیں آتی۔ اسی طرح مخلوق خداوندوں کی پرستش کرتے کرتے یہ گروہ حقیقی اور پیارے خدا سے بھی باغی ہو گیا۔ اور اس نے از قسم معبود کسی بھی ہستی کو قبول کرنے سے بھی یکسر انکار کر دیا اور خدا اور مصنوعی خداؤں کی اطاعت کا جوا اتار پھینکا یہ تھی کمیونزم کی مسلک تحریک جو زار روس کی عظیم حکومت کو گھن کی طرح اندر ہی اندر چاٹ رہی تھی اور آخر کار اس نے زاروں کی صف صحن گیتی سے ہمیشہ کے لئے لپیٹ دی۔ اور اس نیابتی اقتدار سے خلاصی پاتے ہی انہوں نے زمین اور ذہنوں سے خدا کا تصور اور آسمان سے خدا کا وجود ختم کر دینے کا اپنا "مینو فیسٹو" ظاہر کر دیا۔

اس دینی انحطاط کے دور میں قادیان کی مقدس سرزمین سے ایک آواز بلند ہوئی اور اس پیاری آواز نے بنی نوع انسان کو یوں مخاطب کیا۔

"میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے۔ اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ اور وہ ہیرا کیا ہے "سچا خدا" اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔"

(اربعین صـ۲ و صـ۳)

اس آسمانی آواز کے سنتے ہی بندگان ہوا و ہوس طیش میں آ گئے اور اس آواز کو دبانے کی کوششوں میں مصروف ہو گئے۔ کسی نے کہا میں تیرے ہی مرزا کو اٹھا رہا ہوں ہر اس کو گرا دوں گا کسی نے کہا یہ شخص دعوے کر رہا ہے کہ خدا مجھے برکت پر برکت دے گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ حالانکہ ہمارا الہام یہ کہتا ہے کہ نہایت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی۔ اور کمال درجہ مایوسی میں خاتمہ ہو جائے گا۔ اور کوئی نام لیوا تک باقی نہ رہے گا یہ سب آوازیں جو مخالفت میں اٹھیں ایک ایک کر کے معدوم ہو گئیں۔ اور یہ مقدس آواز جو قادیان کی مقدس سرزمین سے باذن الٰہی بلند ہوتی تھی پھیلنا شروع ہوئی۔ قادیان سے نکل کر پنجاب میں پھیلی اور پھر صوبوں کی حدیں پھلانگتی ہوئی ہندوستان کے ہر کونے میں گونجنے لگی۔

مخالف قومیں بوکھلا گئیں کہ جوں جوں ہم اس آواز کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ اور ابھرتی ہے بلند ہوتی ہے اور فروغ پا رہی ہے۔ ہم نے سوچا تھا کہ مرزا صاحب (حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام) کی وفات کے ساتھ ہی یہ سلسلہ خود بخود ختم ہو جائے گا مگر ایک مرد با خدا کے ہاتھوں پھر سنبھل گیا پھر مولوی نورالدین صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ) کی وفات پر احمدیوں میں سے ہی ایک طبقہ اختلاف کر کے الگ ہو گیا۔ ان میں بڑے بڑے ہمارے ہم خیال تھے۔ اہل ثروت تھے۔ جب الگ ہو گئے اور عنان خلافت ایک بچے کے ہاتھ میں آ گئی۔ ہم نے سوچا کہ اب تو اس کو صرف گنتی کے چند سال

چھینا ہے۔ یہ آواز اب اپنے دن پورے کر چکی۔ اور اختتام کے نشان جو علامات نظام عالم میں مقرر و مشہود ہیں۔ وہ بھی ظاہر ہو گئیں۔ یعنی باہمی اختلاف تجربہ کار افراد کی علیحدگی اور نوعمر اور ناتجربہ کار افراد کی سربراہی۔ پس اب ہماری مخالف مساعی شرمندہ تعبیر ہونے والی ہیں۔ مگر یہ بے سروسامان قافلہ رواں دواں منزل کی طرف بڑھتا ہی چلا گیا۔

اب مخالفین سوچنے لگے دعویٰ دلیل۔ براہین سے ہم مات کھا گئے۔ ہماری مساعی میں یکجہتی نہیں ہے۔ ہم نے فرقہ فرقہ گروہ گروہ ہو کر مخالفت میں زور لگایا ہے کیوں نہ ہم سب مل کر ایک بار اور زور لگائیں۔ اور بزور بازو اس آواز کو دبا دیں اس کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکیں اور قادیان کی اس چھوٹی سی بستی کو ہی مسمار کر کے اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں اور اس کا ملبہ دریائے بیاس میں غرقاب کر کے ہمیشہ کے لئے اس کا نام صفحہ ہستی سے نابود کر دیں۔ یہ خیال آتے ہی ان کی رگوں میں خون تیزی سے گردش کرنے لگا اور ہندوستان گیر تحریک چلا کر اس کیلئے لاکھوں روپیہ کے فنڈ فراہم کئے گئے اور … سر اور سردار نامزد ہوئے سکیمیں بنائی گئیں۔ گورنمنٹ کے بعض چند سرکردہ افسران کی حمایت حاصل کی گئی۔ اور ملک میں ایک مخالفت کا الاؤ جلایا گیا۔ اور ملک کے کونے کونے سے انسان نما بھیڑیے جمع ہو کر اپنی اس مذموم سکیم کو عملی جامہ پہنانے قادیان کی سرزمین میں خیمہ زن ہو گئے۔ اور ان کے … سرخیل لشکر نے یوں اپنے عزائم سے پردہ اٹھایا

(۱) "اے مسیح کی بھیڑو! تم سے کسی کا ٹکراؤ نہیں ہوا جس سے اب سابقہ ہوا ہے۔ یہ مجلس احرار ہے اس نے تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ہے۔"

(احرار کی تبلیغی کانفرنس بمقام قادیان … ۱۹۳۴ء)

(۲) "مرزائیت کے مقابلہ کے لئے بہت سے لوگ اٹھے لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ وہ میرے ہاتھوں سے تباہ ہو۔"

(سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ …)

مجلس احرار کے لیڈر مسیح محمدی کی بھیڑوں کی طرف دیکھ دیکھ کر یوں غرا رہے تھے۔ اور ادھر خدائے قدیر و قہار اور رحیم و مہربان اپنے خلیفہ برحق کے ذریعہ جماعت کو تسلی دے رہا تھا۔ ہمت اور سکینت نازل فرما رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے موعود خلیفہ کو اطلاع دی کہ احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی ہے۔ یہ اپنی بدکرداریوں اور ظلم کی وجہ سے زمین پر باعزت زندگی کے حق سے محروم ہو گئے ہیں۔ اور یہ گروہ اب مورد غضب الٰہی ہو کر رد گیا ہے۔ جدھر کو یہ منہ کریں گے "فباءو بغضب من اللہ" ہو ہیں گے۔ اور ایک آفاقی سکیم اپنے اولوالعزم خلیفہ کے دل پر نازل فرمائی کہ اب وقت جمود … آن پہنچا ہے۔ اب دفاع کا وقت گزر گیا۔ اب ان مخالفین پر جوابی حملہ کی ساعت آن پہنچی ہے۔ پس حجت، صحبت اور براہین کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر ان کے تعاقب میں نکل کھڑے ہوں۔ اسی جوابی حملہ کا نام

تحریک جدید ٹھہرا

۱۹۳۴ء میں احرار اپنی ناکام کانفرنس قادیان میں کر کے واپس لوٹے ادھر اللہ تعالیٰ کے اذن سے خلیفہ برحق حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے جماعت کو تحریک جدید پر عمل پیرا ہونے کے لئے بلایا۔ اور فرمایا کہ مجھے پانچ ہزار ایسے سپاہیوں کی ضرورت ہے جو تحریک جدید کے تحت اپنی خوشی سے طوعی طور پر اس قلمی و لسانی جہاد کیلئے چندہ دیں اور کم از کم پانچ روپیہ سالانہ دیں تاکہ اس تحریک کو جو … اسلام کی ایک ہمہ گیر تحریک ہے۔ جاری کیا جا سکے۔ یہ پانچ ہزار افراد غلبہ اسلام کی مہم میں ہراول دستہ کے سپاہی متصور ہوں گے۔ اس پر مخلصین جماعت نے لبیک کہا اور چند ہی روز میں پانچ ہزار چار سو بائیس (۵۴۲۲) مخلصین نے اپنے اموال حضور کی خدمت میں پیش کر دیئے۔

ابتداء میں یہ تحریک چند سال کی تھی پھر اس کو الٰہی منشاء کے تحت حضور نے دس سال تک کر دیا۔ اور ابھی یہ دس سال پورے نہ ہونے پائے تھے کہ اس تحریک کی ہمہ گیری اور کثیر المقاصد ہونے کی برکات جماعت کو نظر آنے لگیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے خاص منشاء کے تحت حضور نے تحریک جدید کے دفتر دوم کا اعلان ۱۹۴۴ء میں فرما دیا۔ اور تحریک جدید کے دور اول کو انیس سالہ دور قرار دیا۔ چندوں کے لحاظ سے دفتر اول میں یہ ترتیب رکھی گئی تھی کہ پہلے سال میں جو بھی وعدہ کیا جا سکے اگلے دس سال تک یعنی عملاً ۹ سال اس میں ہر سال اضافہ ہوتا رہنا لازمی ہوگا۔ پھر اگلے ۹ سال میں اجازت ہے کہ وعدہ کنندہ اپنے اضافہ کو پچھلے ۹ سال کی ترتیب سے کم کرتا ہوا اپنے اصل پہلے وعدہ کے قیام تک پہنچ جائے۔ پس یہ انیس سال کا ایک دور ہوا۔ چندہ جات میں مسلسل دس سال اضافہ کے ساتھ پورا ہونے کے بعد گیارھویں سال اجازت تھی کہ اپنے وعدوں میں پچھلی ترتیب سے کمی کی جا سکے مگر مخلصین جماعت کب یہ برداشت کر سکتے تھے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کی رفتار کو محدود کر دیں۔ ان فدائیوں نے کبھی کمی کی طرف توجہ نہیں کی۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو دونوں ہاتھوں سے سمیٹتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے رہے اور اخلاص کے ساتھ اپنے دور کو پورا کرنے کے عزم اور عمل کو جاری رکھا۔ جو اب تک جاری ہے۔ اور انشاء اللہ ہمیشہ جاری رہے گی۔

مخلوق خداوند کے پجاری جو ایک عاجز انسان کو تخت خداوندی پر بٹھا کر اقوام و ملل کو فتح کرنے نکلے تھے۔ اور جو کہ بلکہ خاص حرم کعبہ میں خداوند یسوع کے نام کی منادی کرنے اور فتح کے جھنڈے گاڑنے کا پُرغرور اعلان کرتے ہوئے سرزمین ہند میں آگے بڑھ رہے تھے۔ قادیان کی بستی سے اٹھنے والی اس آواز سے ٹکرا کر کے پھر سنبھلے پھر ٹکرا کے پھر اپنی ایڑیوں کے بل پھر کر بھاگنے پر مجبور ہوئے۔ قادیان اور قادیانی کا نام سن کر خداوند یسوع مسیح کے پرچارک مناظرہ اور مباحثہ سے گھبرانے لگے۔ پھر کنارہ کشی کرنے پر مجبور ہوئے اور تحریک جدید کے دس سال پورے ہونے تک حالت یہاں تک جا رسید کہ پادری حضرات کا پیچھا کرتے ہوئے مسیح محمدی کے غلام ان کے گھروں پر دستک دینے لگے۔ اور ٹھیک تحریک جدید کے گیارہویں سال ۱۹۴۵ء میں ۱۲ مبلغین اسلام کا قافلہ یورپ کے ۱۲ ممالک میں تبلیغ اسلام کے ۱۲ مشن جاری کرنے کی غرض سے قادیان سے روانہ ہوا۔ اور ان شاہین صفت پروانوں نے تثلیث کے مرکزوں میں دھاوا بول دیا۔

تحریک جدید محض ایک چندہ کی تحریک نہیں بلکہ یہ غلبہ اسلام کے ایک عظیم اور ہمہ گیر منصوبہ کی حامل ہے۔ اور حجت و براہین و محبت سے تمام عالم پر اسلام کی حسین اور پیاری تعلیم کی برتری و غلبہ کی علت غائی ہے۔

مطالبات تحریک جدید پر غور فرمائیے۔ یہ بات آپ پر روشن ہو جائیگی۔ چونکہ اس مختصر مضمون میں مطالبات تحریک جدید کا تفصیلی بیان ممکن نہیں صرف فہرست اور اشارات پر ہی قناعت فرمائیں۔

(۱) سادہ زندگی بسر کرنا (۲) امانت فنڈ یا امانت جائیداد (۳) دشمن کے گندے لٹریچر کا … جواب (۴) تبلیغ بیرون ہند (۵) سکیم تبلیغ خاص (خاص خاص اشخاص کو پیغام حق پہنچانا) (۶) تبلیغی مدرسے … (۷) وقف رخصت اپنی رخصت کے ایام تبلیغ کے لئے وقف کرنا (۸) وقف زندگی اپنی پوری زندگی تبلیغ اسلام کے لئے لگا دینا (۹) موسمی تعطیلات کا وقف کرنا (۱۰) صاحب پوزیشن افراد تبلیغی لیکچر دیں۔ (۱۱) ریزرو فنڈ کا قیام (۱۲) پنشنرز خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں (۱۳) طلباء کو تعلیم کے لئے قادیان بھیجیں (۱۴) صاحب حیثیت لوگ اپنے بچوں کے مستقبل کو مد نظر رکھ کے پیش کریں (۱۵) بیکار باہر نکل جائیں (۱۶) اپنے ہاتھ سے کام کرنا (۱۷) بیکار چھوٹے سے چھوٹا کام بھی کر لیں (۱۸) قادیان میں مکان بنانا (۱۹) دعا۔ تکمیل اشاعت و تمکین دین کے لئے مسلسل دعا میں لگے رہنا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے ان جملہ مطالبات پر صدق دل سے عمل کیا اور تحریک جدید کو حرز جان بنایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ثمرات عطا فرمائے۔ اور اسی تحریک کی بدولت عیسائی مشنری جو صلیب کی چمکار سے مکہ معظمہ کی گلیوں میں جگمگ جگمگ کرنے کی بڑھ ہانک رہے تھے ان کا تعاقب کرتے ہوئے فدائیان احمدیت تحریک جدید کے نظام کے تحت اپنی زندگیاں وقف کر کے تربیت پا کر یورپ کے مختلف ممالک میں پھیل گئے۔ اور یورپین ممالک کے گلی کوچوں کو اسلام کے نور سے منور کرنے کا عمل جاری ہو گیا۔

تحریک جدید کے دور اول پر آج پچاس سال گزر چکے ہیں۔ اور مخلصین جماعت ایسی جوش اور ولولہ سے اپنے اموال اس مد میں خرچ کر رہے ہیں اور نوجوان نسل اپنی زندگیاں وقف کر کے جانی قربانی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ تحریک جدید کے دفتر سوم کے تیسرے سال کو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو یہ توفیق دی کہ لندن شہر میں بین الاقوامی وفات مسیح کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا اور صلیبی طاقتوں میں ایک سرفہرست عظیم طاقت برطانیہ جس کی پشت پناہی کی وجہ سے ہی عیسائی مناد خاص خانہ کعبہ کے حرم میں خداوند یسوع مسیح کی خدائی کا جھنڈا گاڑنے کے اعلان کر رہے تھے۔ خود ان کے گھر میں ان کے مخلوق خداوند کی وفات کا اعلان کر دیا گیا اور بلایا گیا کہ ہے کوئی جو آج ثابت کر سکے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوق البشر تھے اور خدائی صفات کے مالک تھے۔ اور اب تک زندہ جاوید ہیں۔

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

تحریک جدید کے اجراء پر ابھی پچاس سال بھی پورے نہ ہوئے تھے کہ یورپ … پر Pedro Abad کے بورڈ نظر … اس کے مقابل پر اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو توفیق دی کہ سپین کی سرزمین میں گذشتہ سات سو سال کے بعد پھر سے ایک مسجد تعمیر کر کے خدائے قدوس کا نام … سے بلند ہونا شروع ہوا۔ اور تحریک جدید کے اجراء پر پچاس سال پورے ہونے …

پچاس ممالک میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشن کام کر رہے ہیں۔ اور سینکڑوں مسجدیں۔ بیسیوں سکول وہسپتال مخلوق خدا کی خدمت میں مصروف ہیں۔

آج جبکہ تحریک جدید کے اجراء پر باون سال پورے ہو رہے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ پاپائے روم کے ملک (اٹلی) میں اسلام کا جھنڈا گاڑ دیا گیا ہے۔ اور وہاں پر مشن اور مسجد کے لئے زمین خرید کر باقاعدہ مشن کا قیام عمل میں آگیا ہے اور اس عظیم الشان کامیابی کے ساتھ ہی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے دفتر چہارم کا اعلان فرما دیا ہے۔ تحریک جدید کے تحت تبلیغ کا ایک مرحلہ وار پروگرام جاری ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے جس طرح آسمان پر دیگر ستاروں تک پہنچنے کے لئے جو راکٹ چھوڑے جاتے ہیں۔ وہ مرحلہ وار کام کرتے ہیں۔ جب ایک حصہ انجن کی حدود تقریب الاختتام ہوتی ہیں۔ تو ایک دوسرا انجن خود بخود اپنا کام سنبھال لیتا ہے اسی طرح نظام تحریک جدید بھی مرحلہ وار تبلیغی وسعت کے ساتھ ساتھ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ لاریب تحریک جدید ایک انقلاب آفریں تحریک ہے تحریک جدید کے چوتھے دفتر کی ذمہ داری نئی پود و نئی نسل نے اٹھانی ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ یہ نئی نسل بھی اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا کرے گی۔ اور اس دفتر کا پورا بوجھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے پوری بشاشت سے ان ذمہ داریوں کو اٹھاتے ہوئے افق در افق کہکشاں در کہکشاں منزلیں مارتی ہوئی اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر گامزن ہوگی۔ اور وہ آواز جو قادیان کی مقدس سر زمین سے بلند ہوئی تھی جس کو دبانے مٹا دینے خاموش کر دینے کے لئے مخالفین نے ہر حربہ آزما دیکھا۔ لیکن وہ بڑھتی رہی پھیلتی رہی آخر تمام دنیا میں غالب ہوگی۔ زمین و آسمان اسی پیاری آواز سے بھر جائیں گے ایک عاجز انسان کی خدائی کی صف لپیٹ دی جائے گی۔ اور دنیا میں ایک ہی خدا ہوگا اور ایک ہی رسول ازندہ رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بے شک راہ دشوار ہے اور کئی طرح کے مصائب اور مشکلات حائل نظر آتے ہیں۔ مگر یہ تو قانون فطرت ہے بھلا مشکلات کے بغیر بھی کبھی انقلاب برپا ہوئے ہیں۔ ضرورت کہ اس راہ میں مشکلات آئیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اسکی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے ..... وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے۔ ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت سے پیش آئے گی وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔ (الوصیت)

پس فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہو چکی ہے اور ناکامی کا خمیر ہماری سرشت میں نہیں ہے یہ عظیم انقلاب جس کی داغ بیل تحریک جدید کے ذریعہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے رکھی ہے ضرور رونما ہوگا۔ نفرتیں مٹ جائیں گی پیار کی محبت کی فراوانی ہوگی۔ اور سچے خدا کی حمد کے ترانے اقصائے عالم میں گائے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور وہ جو دنیا سے خدا تعالیٰ کا تصور اور آسمان سے خدا کا وجود مٹا دینے کے ارادوں سے سرگرم عمل ہیں۔ آخر کار اپنے محبوب اور پیارے خدا کی آغوش رحمت میں آجائیں گے۔

فردوس کو یہی ہمارے دل میں بسایا جائے گا
چنگاریوں کو دے کے لو شعلہ بنایا جائیگا
اقصائے عالم میں ترا ہی گیت گایا جائیگا
وہ دن نہیں ہیں دور کچھ از فضل رب دو جہاں

ہالینڈ میں تحریک وقف عارضی کے تحت جانیوالے احباب کیلئے

ضروری ہدایات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ھالینڈ میں نئے مشن مقام NUNSPEET کے افتتاح کے موقعہ پر خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو تحریک فرمائی تھی کہ وقف عارضی کی غرض سے ہالینڈ تشریف لاویں اور NUNSPEET میں مرکز بنا کر وقف عارضی کا کام کریں۔ جو احباب جماعت، حضور انور کی اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے کے خواہشمند ہوں وہ مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرتے ہوئے کاروائی فرماویں

(۱) ـــ وقف عارضی کا فیصلہ کر کے ازخود واقفین ہالینڈ کے لئے روانہ نہیں ہوں گے بلکہ پہلے سے وقف عارضی کی درخواست بوساطت امیر جماعت مرکز کو دیں گے اور بعد از منظوری وقف عارضی کے لئے جائیں گے۔

(۲) مقامی طور پر واقفین عارضی برائے ہالینڈ ڈچ زبان سے تعارف حاصل کریں اور زبان سیکھنے کی طرف توجہ کریں۔

(۳) ـــ واقفین عارضی امیر جماعت ہالینڈ کو رپورٹ کریں گے اور اپنی صوابدید پر نہیں بلکہ امیر جماعت کی ہدایت پر کام کریں گے۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر
کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!
الرؤف جیولرز
۱۶ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد ـ کراچی
(فون نمبر ۶۱۷۰۶۹)

غلبہ اسلام کی خاطر ـ بقیہ صفحہ ۲

اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں۔ اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۱۵ تا ۱۸)

پس آیئے کہ آج ہم اپنی قربانیوں کا امام وقت کے بیان فرمودہ اس معیار کی روشنی میں جائزہ لیں اور جو کمی بھی دکھائی دے اُسے دل و جان سے پورا کرنے میں جٹ جائیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرماتا رہے آمین۔

(خورشید احمد انور)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۱/۸۵ ۱۹ کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان نے عزیزہ شوکت النساء بیگم سلمہا بنت مکرم عمر دین خان صاحب درویش کا نکاح عزیز نعمان عبد الجلیل سلمہٗ ابن مکرم وڈرا ہیرس (WOODROW HARRIS) صاحب مقیم کیلیفورنیا (امریکہ) کے ساتھ مبلغ تیس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اور عزیز نعمان عبد الجلیل سلمہٗ کے وکیل کی حیثیت سے ایجاب وقبول کے فرائض سر انجام دیئے۔ مکرم عمر دین خان صاحب نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ پچیس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

تحریک جدید ۔ شاہراہ غلبہ اسلام پر

از مکرم مولوی عبدالحئی صاحب فاضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

غلبہ اسلام کا اعلان

"فتح اسلام" وہ پہلی تصنیف لطیف ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان دعویٰ کے بعد مسیحیت پرستی دنیا کے سامنے پیش کی اس میں حضور علیہ السلام غلبہ اسلام کی خوشخبری یہودیت سے سخت لڑائی اور دجالیت کے قتل کی خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا الہام اور رب جلیل کا کلام ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان حملوں کے دن نزدیک ہیں مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہیں ہوں گے اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑے گی۔ بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اترے گی اور یہودیوں سے سخت لڑائی ہوگی وہ کون ہیں؟ اس زمانہ کے ظاہر پرست لوگ جنہوں نے بالاتفاق یہودیوں کے قدم پر قدم رکھا ان سب کو آسمانی سیف اللہ دو ٹکڑے کرے گی اور یہودیت کی خصلت مٹادی جاوے گی۔ اور ہر ایک حق پوشی دجال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا اور سچائی کی فتح ہوگی۔ اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے .... لیکن ابھی ایسا نہیں ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہوجائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں۔ اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کرلیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔" (فتح اسلام صفحہ ۱۴)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام غلبہ اسلام کے اس اعلان کے وقت اکیلے تھے اور حضور انور کے سب سے بڑے مداح مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی اس اعلان کے موقعہ پر سب سے بڑے مخالف بن گئے تھے۔ اس کے باوجود جبکہ روحانی جنگ بڑی شدت کے ساتھ جاری رہی اور جاری ہے فتوحات کے دروازے کھلتے رہے اور آج جماعت احمدیہ کی روحانی فوج ایک کروڑ کی تعداد میں سطح زمین پر موجود ہے۔ یہ اس سخت لڑائی کے نتائج ہیں جو یہودیوں سے دنیا میں جاری ہے۔

۴۵ سال

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے کہ مسیح موعود ۴۵ سال سطح زمین پر رہیں گے۔ یہ حدیث بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس وجود میں پوری ہوچکی ہے۔ کہ دعویٰ ماموریت کے بعد حضور ۴۵ سال تک حیات رہے لیکن خدائی کلام میں بڑی گہرائی اور وسعت ہوتی ہے۔ کہ اعلان غلبہ اسلام ۱۸۸۹ء میں ہوا۔ اس کے ٹھیک ۴۵ سال بعد ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کے ذریعہ جماعت احمدیہ غلبہ اسلام کے ایک نہایت پرشوکت دور میں داخل ہوگئی۔ یہ ایک ایسی مقدس تحریک ہے جس کا زمین کے کناروں تک سے گہرا تعلق ہے۔ اسی تحریک کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کے ساتھ بھی پوری پوری مناسبت ہے۔ یہ بھی ایک الٰہی تصرف ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود میں مصلح موعود کی ایک صفت یہ بتائی گئی تھی کہ وہ "زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مقدس ہاتھوں سے ایک ایسی تحریک یعنی تحریک جدید کا آغاز کروا دیا جو بیرونی ممالک اور زمین کے کناروں سے بڑا گہرا تعلق رکھتی ہے اور غلبہ اسلام زمین کے کناروں تک اسی مقدس تحریک کے ذریعہ سے استوار ہو رہا ہے۔

شدید مخالفت

اعلان غلبہ اسلام کے ۴۵ سال بعد ۱۹۳۴ء میں جماعت احمدیہ کو سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا اس وقت کی انگریزی حکومت کے ایک اہلکار بھی مجلس احرار کی پشت پناہی کر رہے تھے اور مجلس احرار اپنے تمام مکمل کانشوں کے ساتھ لیس ہو کر جماعت احمدیہ پر حملہ آور ہوئی تھی ان کا پروگرام یہ تھا کہ منارۃ المسیح اور مقامات مقدسہ کو گرا کر دریائے بیاس میں ڈال دیا جائے اور قادیان کی مقدس اور مبارک سرزمین پر خون کی ندیاں بہہ جائیں۔ انہوں نے ایک بڑا جلسہ بھی اس ارادہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے قادیان میں کیا تھا مگر ناکام رہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس موقعہ پر ایک دردناک نظم بھی منظوم فرمائی تھی جس کا ایک شعر یہ ہے کہ ؎

جب سونا آگ میں پڑتا ہے تو کندن بن کے نکلتا ہے
پھر گالیوں سے کیوں ڈرتے ہو دل جلتے ہیں جل جانے دو

اس موقعہ پر مولوی حبیب الرحمٰن صاحب صدر مجلس احرار نے اعلان کیا تھا کہ:۔

"تمہارا فرض ہے کہ محمود (نعوذ باللہ) اور اس کے رفقاء کو صراط مستقیم کی طرف بلا دو اور اس کے عوض تمہارے سر پھوڑے جائیں تو سر پھڑوا لو گولی کا نشانہ بنائیں تو سینوں کو کھول دو اور بے تابانہ طور پر مسرت سے بغلگیر ہو جاؤ۔ خدا کی قسم میں اس بات کا منتظر ہوں کہ قادیان کی گلیوں میں احرار کے رضا کاروں کے خون کی نہریں بہتی ہوں میں سمجھوں گا کہ آج میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ ہاں میں چاہتا ہوں کہ اگر میں اپنے مشن کو پورا کر سکتے ہوئے محمود کے حواریوں کے ہاتھوں بظاہر قادیان میں قتل کیا جاؤں تو میں اس کو شہادت کبریٰ تصور کروں گا۔"

اسی طرح مجلس احرار کے سرخیل اور بانی سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے تحدی سے یہ اعلان کیا کہ:۔

"اے مسیح کی بھیڑو تم سے کسی کا ٹکراؤ نہیں ہوا جس سے اب سابقہ پڑا ہے یہ مجلس احرار ہے اور اس نے تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ہے۔"

اور یہ تعلّی بھی کی کہ:۔

"مرزائیت کے مقابلہ کے لئے بہت سے لوگ اٹھے لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ وہ میرے ہاتھوں سے تباہ ہو۔"

اس کے مقابل پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑی تحدی کے ساتھ اعلان فرمایا کہ:۔

"میں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی دیکھ رہا ہوں۔"

چنانچہ اس کے معاً بعد مجلس احرار کے لیڈر مسجد شہید گنج کے معاملہ میں ملوث ہو کر مسلمانوں کی تباہی کے باعث بنے اور مسلمانوں کو شکل دکھانے کے قابل نہ رہے اور اس کے چند سال کے بعد واقعی ان کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی ۱۹۴۷ء کے بعد قادیان تو درکنار قادیان کے اردگرد دور دور تک کوئی احراری زیارت کے لئے بھی دکھائی نہیں دیتا اور اس پورے علاقے سے احراریوں کا اللہ تعالیٰ نے صفایا کر دیا اور قادیان کی مقدس زمین ہمیشہ کے لئے احراریوں کے پاؤں کے نیچے سے نکل گئی۔

زندگی کی بہترین گھڑی

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تحریک جدید کی اہمیت بتاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حقیقت یہی ہے کہ احرار کو تو خدا تعالیٰ نے ایک بہانہ بنا دیا ہے کیونکہ ہر تحریک کے جاری کرنے کے لئے ایک موقعہ کا انتظار کرنا پڑتا ہے اور جب تک وہ موقعہ میسر نہ ہو جاری کردہ تحریک مفید نتائج نہیں پیدا کر سکتی .... تحریک جدید کے پیش کرنے کے موقعہ کا انتخاب ایسا اعلیٰ انتخاب تھا کہ جس سے بڑھ کر اور کوئی انتخاب نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی زندگی میں جو خاص کامیابیاں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہیں ان میں ایک اہم کامیابی تحریک جدید مجھے اس وقت پیش کرنے کے مجھے وہ توفیق ہوئی اور یقیناً میں جب اس [illegible] ہوں تو یہ تحریک بھی [illegible] میری زندگی

کے خاص مواقع میں سے ایک موقع تھا اور میری زندگی کی ان بہترین گھڑیوں میں سے ایک گھڑی تھی۔ جبکہ مجھے اس عظیم الشان کام کی بنیاد رکھنے کی توفیق ملی"۔ (تقریر فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۵ء)

الٰہی تحریک

تحریک جدید براہ راست خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے جو حضرت المصلح الموعودؓ کے قلب مبارک پر براہ راست نازل ہوئی چنانچہ حضور فرماتے ہیں :-

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی اچانک میرے دل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی میں بالکل خالی الذہن تھا۔ اچانک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

(الفضل ۲ دسمبر ۱۹۴۲ء)

پس یہ عظیم الشان تحریک خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے جو ۸ سال بعد ۱۹۴۴ء میں ظاہر پرست یہودیوں کے ساتھ سخت لڑائی کے بعد منصۂ شہود پر آئی اور جس نے زمین کے کناروں تک غلبۂ اسلام کی تخم ریزی کر دی۔ اور جس طرح یہودیوں نے تورات کے الفاظ کے غلط معنی کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شدید مخالفت کی تھی اسی طرح ان یہود نما علماء سوء نے قرآن شریف کے غلط معنی کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شدید مخالفت کی جبکہ حضور نے قرآن شریف سے تیس آیات نکال کر دکھا دیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اور احادیث نبوی سے ان کی ایک سو بیس سال عمر بھی دکھا دی مگر ان کے دل نہ پسیجے۔ علامہ اقبال مرحوم کی فطرت سے بھی یہی آواز اٹھی تھی کہ ع

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

یہودیت کے ساتھ لگاتار روحانی جنگ جاری ہے اور وہ قدم قدم پر غلبۂ اسلام کے مقابل پر شکست پر شکست کھا رہی ہے۔ ۱۹۷۴ء میں اس جنگ نے اس حد تک شدت اختیار کی کہ ظاہر پرست مسلمانوں نے احمدیت کو غیر مسلم قرار دے دیا۔ اور پاکستان میں اپنی ظاہر پرستی کا یہ ثبوت دیا کہ مسلمان کہلا کر پانچ ہزار قرآن کریم جلا دیئے اور پاؤں کی ٹھوکر پر رکھا۔ کہ قرآن کریم کی بے حرمتی کی۔ تب اللہ تعالیٰ نے دنیا کو یہ عجیب نظارہ دکھایا کہ ۱۹۷۴ء کے ٹھیک ۵ سال گذرنے پر ۱۹۷۹ء میں اس کا سربراہ پھانسی کے تختے پر لٹک رہا تھا اس کے بعد پاکستان کے موجودہ فوجی سربراہ اور ان کی بدقسمت حکومت نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا مگر یہاں بھی ظاہر پرست مسلمان ناکام و نامراد رہے۔ اب احمدیت کو حکومت پاکستان سے قانونی لڑائی میں کامیابی ہو گئی ہے۔ اور حقوق انسانی کے بین الاقوامی کمیشن میں حکومت پاکستان کو ندامت خیز شکست ہوئی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور خلافت میں تحریک جدید شاہراہ غلبہ اسلام پر رواں دواں تھی حضورؒ کی اسکیم "نصرت جہاں آگے بڑھو" نے افریقین ممالک میں تحریک جدید کو بہت آگے بڑھا دیا ہے جس کے زیر انتظام عظیم الشان طبی مراکز وہاں قائم ہو گئے جو اپنے نتائج و اثرات اور معجزانہ دست شفا کے اعتبار سے وہاں ایک عظیم روحانی انقلاب برپا کر رہے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یورپ میں تشریف لے جانے کے نتیجہ میں تحریک جدید کے کام میں جو غیر معمولی وسعت پیدا ہو رہی ہے وہ حیران کن اور معجزانہ ہے۔ پچاس اور ایک کی نسبت قائم ہو چکی ہے۔ پچاس سال میں جہاں صرف آٹھ مشن قائم ہوئے اب ایک سال میں وہاں آٹھ عظیم الشان اور دیدہ زیب مشنوں کا حضور افتتاح فرما رہے ہیں۔ اور عیسائی اداروں کی مخالفت کے باوجود حضور انور نے اٹلی جیسے یورپ کے وطن میں پہلے عظیم الشان احمدیہ مشن اور مرکز کا افتتاح فرما دیا ہے۔ ع

مرکز تثلیث سے پھر گونج اٹھی ہے اذاں

بہر حال تحریک جدید نے غلبۂ اسلام کے لئے تمام دنیا کو نرغے میں لے رکھا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "فتح اسلام" میں جو غلبہ اسلام کا اعلان فرمایا تھا وہاں ایک طرف یہودیت سے سخت لڑائی بتائی تھی۔ اور تدریجاً غلبۂ اسلام کی خوشخبری سنائی تھی اور یک چشم دجال جس کے دین کی آنکھ کانی ہے اس کو حجت اور دلیل کی تلوار سے قتل کرنا بتایا تھا۔ اور بتایا تھا کہ یہ سب کچھ بغیر تیر و تفنگ اور بغیر بندوقوں اور تلواروں کے ہو گا۔ سو تمام دنیا اس پر گواہ ہے کہ سب کچھ سطح ارضی پر ہو رہا ہے اور جماعت احمدیہ جس کا وجود بھی اس وقت نہ ہونے کے برابر تھا آج پوری دنیا میں ایک کروڑ سے بھی زیادہ تعداد میں بڑی عظمت کے ساتھ موجود ہے اور ان سب باتوں کی علمبردار تحریک جدید ہے جو غلبہ اسلام کے لئے قائم وجود میں آئی ہے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"ہماری دلچسپی صرف اس میں ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ پہنچ جائے اور پھر اسلام تمام دنیا پر غالب آ جائے جس طرح وہ قدیم ایام میں غالب آیا تھا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اور اس کام کے لئے تحریک جدید کو جاری کیا گیا ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں ہے کہ وہ اسلام کی خدمت .... کے لئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بے کار ہے۔" ☆☆☆

(بدر ۱۴ جنوری ۱۹۵۴ء)

دعائے مغفرت :- خاکسار کی والدہ محترمہ مورخہ ۸۵-۱۱-۸ کو بقضائے الٰہی یادگیر میں وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی مغفرت و بلندی درجات کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (مظفر احمد فضل انسپکٹر بیت المال قادیان)

درخواست ہائے دعا

● - مکرمہ مریم بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں مبارک احمد صاحب راجباغ سرینگر یکصد روپیہ صدقہ ادا کر کے اپنے شوہر، بچوں عزیزان میاں مبشر احمد و انس احمد سلمہما اور بہو عزیزہ رخسانہ سلمہا کی صحت و سلامتی، دینی و دنیوی ترقیات اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے ● - مکرم عبد المجید خان صاحب بی ٹی ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان کی بڑی بچی عزیزہ نور سلمہا گزشتہ ماہ دار الذکر لاہور کی بالائی منزل سے گر کر شدید چوٹ آ جانے کے باعث وفات پا گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی دوران ان کے برادر نسبتی عزیز رفیق احمد گجراتی ابن مکرم فتح محمد صاحب گجراتی درویش کو بھی لاہور ہی میں ایک حادثہ پیش آ جانے کی وجہ سے شدید چوٹیں آئیں۔ مکرم عبد المجید خان صاحب اور ان کی اہلیہ کو صبر جمیل و نعم البدل عطا ہونے اور عزیز رفیق احمد گجراتی سلمہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ● - مکرم محمد نعیم الحق صاحب سمبل پور (اڑیسہ) اپنے والد مکرم محمد فرقان علی صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ پنکال، خالہ جان محترمہ اور اہلیہ و بچگان کی صحت و سلامتی، اپنی دینی و دنیوی ترقیات نیک مقاصد میں حصول کامیابی کے لئے ● - محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ منور آباد سرینگر اپنی دینی و دنیوی ترقیات اور انجام بخیر ہونے کے لئے ● - مکرم حامد کریم محمود صاحب مبلغ سلسلہ ہالینڈ اپنی والدہ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے ● - مکرم محمد شبیب اللہ صاحب گوڈا راپچی (بہار) تحفۃ ماشہ میں بیس روپے ارسال کر کے اپنے بچوں عزیزان محمد ظفر اللہ، محمد جاوید، محمد جنید، نوشابہ انوری اور نوشابہ سرودی سلمہم کی امتحانات میں نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● - مکرم محمد شمس الحق صاحب ساکن تالچر (اڑیسہ) اپنے پوتے کے آنکھ کے آپریشن کی ہر لحاظ سے کامیابی نیز خود کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ● - مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب نائب ناظر اعلیٰ قادیان سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ● - مکرم محمد دین صاحب [illegible] درویش قادیان کی آنکھ کے آپریشن کی کامیابی اور کامل و عاجل شفایابی کے لئے ● - مکرم سید عبد المومن صاحب [illegible] مغربی جرمنی اپنی دینی و دنیوی ترقیات اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کے بجالانے کی توفیق پانے کے لئے قارئین بدر سے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

اُذکروا موتٰکم بالخیر

محترم عبد المجید خان صاحب آف ویرووال

از مکرم امین اللہ خان صاحب سالک سابق مبلغ امریکہ

دریا اب بھی اپنی جولانیوں میں رواں دواں ہوگا - مگر کبھی اس کے ساحل پر نخلستان کے چند جیالے سرفروش ہوئے تھے - انہی کے ہاتھوں علاقہ کی ڈاکہ زنی فرو ہوئی - اور علاقہ اُن کے تقویٰ اور قابلیت کا مدّاح ہُوا -

ویرووال افغاناں - جب ہماری آنکھ کھلی تبلیغ کا گہوارہ تھا - ابا جان کو تبلیغ کا ایک شوق تھا - ایک دُھن تھی ایک لگن تھی ایک ذوق تھا ایک جنون تھا - دُنیا و مافیہا سے بے نیاز تھے - شیطنت انتہائی رعونت کے ساتھ ... کا حشر بپا کرنے پہ تُلی ہوئی تھی - خونیں حشر بپا ہوا - جیالے نیزوں کی انی پہ اچھالے گئے - محلات کے مالک بے گھر بے در بنائے گئے -

ویرووال کی محل نما عمارت دشمن کی نظر میں کسی طور نہ بھائی - بنگلہ ایک اضافہ تھا - کلمۂ حق سننا گوارا نہ کیا گیا - اور جنگ و جدل اور خون خرابہ کا بازار گرم ہُوا -

ہم تمام قسم کے آم کھاتے - اور ہمارے لئے یہ ایک معمول تھا - دسہری، چونسہ، جعفری کے علاوہ کئی ایک انواع کے آم تھے جن کے اسماء ابا جان نے خود رکھے - یہ مجھے یورپ اور امریکہ جانے کے بعد معلوم ہُوا کہ ابا جان کا باغ دُنیا کا ایک بہترین باغ تھا - ان انواع و اقسام کے آم نہ مجھے یورپ میں ملے اور نہ امریکہ میں -

ابتلاء کے ایام میں ابا جان یہ شعر بھی پڑھتے ؎

ہے مشقِ سخن جاری چکّی کی مشقت بھی
اک طرفہ تماشا ہے حسرت کی طبیعت بھی

آپ تبرکات واسکٹ اور کلاہ سے تبرک حاصل کرتے - نماز تہجد ادا کرتے - باغ کی الاٹمنٹ میں گڑبڑ پہ آپ نے کہا کہ میری اولاد میرا باغ ہے -

آپ کو مغربی اقوام کے ظاہری و باطنی تفاوت سے نفور تھا -

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جب باغ ۵۵۱ ضلع لائلپور تشریف لائے، ابا جان وہاں موجود تھے -

۸۲ء کے جلسہ میں شمولیت کے لئے جب خاکسار ربوہ حاضر ہُوا - ابا جان نے بتایا کہ انہوں نے خواب میں خدا تعالیٰ کو دیکھا ہے - میں نے کہا کس طرح؟ کہنے لگے - نور کی صورت میں!

افسوس ہے کہ پاکستان ابھی تک علاج معالجہ کے لئے اس قدر ترقی یافتہ نہیں - اور امریکہ انہیں علاج معالجہ کے لئے لایا نہ جاسکا -

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق فرمایا کہ انہوں نے اولاد کی اچھی تربیت کی ہے -

ابا جان غیبت چینی سے سخت ممانعت فرماتے - اپنی اولاد کو آوارہ لڑکوں کے ساتھ کھیلنے نہ دیتے - بچے کی کسی نامناسب حرکت پہ اس کی فوری تادیب کے قائل تھے - زبان کی نامناسب سخت گیری سے منع فرماتے اور سکول میں باقاعدہ حاضری کی تلقین کرتے - لحاظ ملاحظہ کو تادیبی کارروائی میں مخل نہ ہونے دیتے -

آپ حضرت سیّد عبد القادر جیلانیؒ اور اس نوع کے دیگر اسلامی بزرگوں کے تعامل کا اسوہ پیش کرتے - آپ ہر موقعہ کی مناسبت سے فارسی اشعار پڑھتے - بعض اوقات شیکسپیئر کے شعر بھی کہتے -

آپ کے چہرہ پہ نشان واقعہ سمندری (لائلپور) کی یادگار تھا - جماعت کے خلاف ہنگامے ہوئے - خدا کے گھر کو جلایا گیا - جلوس نکلا آپ زخمی ہوئے - ایک جلوس کے موقعہ پر خاکسار بھی ابا جان کے ساتھ تھا -

سمندری کے علاوہ بادِن (سندھ) میں خدا کے گھر کی تعمیر کا آپ کو موقعہ ملا -

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ابا جان سے فرمایا کہ ہم آپ کے شکر گذار ہیں کہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کو سیر کروایا کرتے تھے -

اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے یہ بھی تو فرمایا -

خانصاحب دا پیار نہیں جانا

یعنی ابا جان ہر حال محبتِ خلفاء سے معمور رہتے ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہُوا

میں کیا کچھ قلمبند کر رہا ہوں - دل کی ایک دُنیا ختم ہوگئی ہے - ایک قیامت بپا ہوگئی ہے - ایک سہارا ٹوٹ گیا ہے - ایک ناصح سے محروم ہوگیا ہوں - ایک مخیّر ایک فیصلہ کن کی فراست چھن گئی ہے!

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ

بیرنگ کرسچین کالج بٹالہ میں سیمینار اور احمدی نمائندہ کی تقریر

مورخہ ۹ اور ۱۰ نومبر دو دن بیرنگ کرسچین کالج بٹالہ کے زیر اہتمام ایک سیمینار منعقد ہوا - جس کا موضوع تھا "فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے مسائل اور اُن کا حل" اس تعلق میں اسلام کی نمائندگی کے لئے جماعتِ احمدیہ کو بھی دعوت دی گئی تھی - محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے چار افراد پر مشتمل ایک وفد اس میں شمولیت کے لئے بھجوایا جس کے امیر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان تھے - وفد میں محترم ڈاکٹر سیّد سعید احمد صاحب - محترم سیّد تنویر احمد صاحب مشیر قانونی اور خاکسار محمد کریم الدین شاہد شامل تھے - پہلے دن محترم حکیم صاحب نے "اسلام اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی" کے موضوع پر انگریزی میں اپنا تیار کردہ ایک مختصر اور جامع مضمون پڑھ کر سنایا جس کے بعد مختلف دلچسپ سوال اور جوابات کا سلسلہ جاری رہا - اس سیمینار میں ہندو دھرم اور سکھ دھرم اور مسیحیت کے نمائندوں نے بھی اپنے اپنے رنگ میں اظہار خیال کیا - اور موجودہ دور میں خصوصاً ہندوستان میں فرقہ وارانہ کشیدگی اس کی وجوہات اور اُن کے دُور کرنے کے لئے اسباب پر تفصیلاً بحث و تمحیص ہوتی رہی -

دوسرے دن مذکورہ ارکانِ وفد کے ساتھ محترم مولوی عبد الحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ بھی شامل تھے - اس دن بھی مختلف نمائندگان نے اظہار خیال کیا - اور نہایت دوستانہ اور بے تکلف ماحول میں جملہ مسائل کو زیر غور لایا گیا -

محترم حکیم صاحب نے قرآن مجید کی روشنی میں بیان فرمایا کہ اسلام نے خدا کا تصور "رب العالمین" کے طور پر پیش کیا ہے - تمام پیشوایانِ مذاہب کی تعظیم و تکریم پر اُس نے زور دیا ہے - نیز ذات پات اور قومی و نسلی امتیازات مٹا کر مساوات قائم کی ہے - اور وسعتِ قلبی اور سیر چشمی کی تعلیم دے کر ہر قوم کے ساتھ عدل و انصاف کے ساتھ سلوک کرنے کی تلقین کی ہے - اور یہی وہ اُصول ہیں جو فرقہ وارانہ ہم آہنگی پیدا کر سکتے ہیں - ان باتوں کو عوام الناس میں رائج کرنے کی ضرورت ہے - اور اسی غرض کے لئے حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ علیہ السلام کو اس دَور میں مبعوث کیا گیا ہے - اور جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض بھی تمام اقوامِ عالم کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنا ہے - تاکہ ساری دُنیا امن اور سلامتی کا گہوارہ بن جائے -

دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ تمام ہندوستانی اقوام میں یہ شعور پیدا کردے کہ آپس میں پیار و محبت اور وسعتِ قلبی اور ایک دوسرے کے بزرگوں کا احترام کرتے ہوئے وہ ایک پُرامن اور مثالی معاشرہ قائم کرسکیں - آمین

خاکسار - محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

ولادت: اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو بتاریخ ... پہلی بچی عطا فرمائی جو مکرم میاں ... الدین صاحب ڈار آف آسنور کی پوتی اور مکرم محمد عبد اللہ صاحب منڈاشی بھدرواہ کی نواسی ہے - نومولودہ کے نیک صالح و خادم دین ہونے اور درازی عمر و بلندی اقبال کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے - اس خوشی میں خاکسار نے مبلغ ۔/۱۰ روپیہ اور خاکسار کی اہلیہ سلیمہ عزیز صاحبہ نے مبلغ ۔/۵ روپیہ اعانت بدر میں ادا کئے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین (خاکسار عزیز الدین ڈار آسنور)

یادگیر میں آل کرناٹک احمدیہ مسلم کانفرنس (بقیہ صفحہ اوّل)

شعبہ تشہیر کے تحت مکرم سیٹھ محمد نصرت اللہ صاحب غوری نے اپنے نائب مکرم عبدالعزیز خان صاحب اور معاونین کے تعاون سے کانفرنس کی وسیع پیمانے پر تشہیر کا انتظام کیا۔ چنانچہ حیدرآباد کے روزانہ اخبارات سیاست اور رہنمائے دکن اور گلبرگہ کے روزنامہ "بہمنی نیوز" میں کئی روز تک نمایاں طور پر کانفرنس کے بارہ میں اشتہارات شائع ہوتے رہے اس کے علاوہ وال پوسٹر۔ ہینڈ بلز اردو اور انگریزی زبان میں کثیر تعداد میں دعوت نامے چھپوا کر تقسیم کئے گئے۔

شعبہ وقارِ عمل کے تحت مکرم منور احمد صاحب ڈنڈوتی اور ان کے نائب مکرم عبدالمنان صاحب سالک نے اپنے معاونین کے ساتھ جلسہ گاہ میں رات دس بجے تا تین بجے وسیع پیمانے پر وقارِ عمل کیا نیز مہمانوں کے رہائش گاہوں کو بھی وقارِ عمل کے ذریعہ آراستہ کیا۔

تیاری جلسہ گاہ کا انتظام مکرم سیٹھ عبدالبصیر صاحب قائد مجلس اور ان کے نائب مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب نائب قائد کے سپرد تھا۔ جبکہ جلسہ گاہ مستورات کی تیاری کا انتظام مکرم سیٹھ منصور احمد صاحب اور ان کے نائب فیض احمد صاحب گڈے کے سپرد تھا۔ مذکورہ منتظمین نے شہر کے بارونق وسطی حصہ گاندھی چوک میں نہایت خوبصورت جلسہ گاہ تیار کی اور ایک خوبصورت سٹیج کے علاوہ معزز مہمانوں کے بٹھانے کے لئے کرسیوں کا بھی انتظام کیا گیا تھا جبکہ ساتھ ہی پردہ کے معقول انتظام کے ساتھ مستورات کے لئے بھی تسلی بخش انتظام کر رکھا تھا۔

روشنی اور لاؤڈ سپیکر کے انتظامات مکرم سیٹھ محمد ذکریا صاحب انو کے سپرد تھے موصوف نے اپنے نائب مکرم ناصر احمد صاحب اور دیگر معاونین کے ساتھ جلسہ گاہ مردانہ و زنانہ اور مسجد احمدیہ اور دیگر مقاماتِ رہائش برائے مہمانان میں روشنی کا معقول انتظام کیا اور جلسہ گاہ میں متعدد سپیکر نصب کر کے ندائے حق کو دُور دُور تک پہنچانے کا انتظام کیا۔ پہرہ و حفاظت جلسہ گاہ مردانہ و زنانہ کے انتظامات مکرم سیٹھ عبدالبصیر صاحب اور مکرم محمد رفیق اللہ خان صاحب اور قیام حضرت صاحبزادہ صاحب کے پہرہ کے انتظامات مکرم سیٹھ منصور احمد صاحب مکرم سیٹھ عبدالسبحان صاحب۔ مکرم محمد اسد اللہ صاحب غوری اور مکرم رضوان حسن صاحب احمدی کے سپرد تھے۔ مذکورہ منتظمین نے اپنے معاون خدام کے ساتھ بحسنِ خوبی اس فریضہ کو سرانجام دیا۔

مہمانانِ کرام کی رہائش کے لئے کارخانوں کے آفس اور ہال اور مختلف احمدی احباب کے گھروں کو مخصوص کیا گیا تھا یہ انتظام مکرم محمود احمد صاحب گلبرگی۔ مکرم محمد اسد اللہ صاحب غوری۔ مکرم حامد اللہ صاحب غوری اور مکرم بشیر احمد صاحب گلبرگی کے سپرد تھا۔

آب رسانی کا شعبہ مکرم مبارک احمد صاحب شحنہ اور مکرم عبدالکریم صاحب شحنہ کے سپرد تھا اور خوبصورت بیجز کی تیاری میں مکرم عبدالعزیز خان صاحب پینٹر اور مکرم رفیق اللہ خان صاحب نے قابلِ تعریف محنت کی۔

امور عامہ و نظم و ضبط کا اہم شعبہ مکرم سیٹھ محمد عبدالصمد صاحب کے سپرد تھا موصوف نے اپنے نائب مکرم اُسامہ احمدی صاحب ایڈووکیٹ کے ساتھ محکمہ پولیس کے اعلیٰ افسران سے رابطہ قائم کر کے خاص طور پر جلسہ گاہ میں نظم و ضبط کے خاطر خواہ انتظام کیا۔

شعبہ مال کے تحت مکرم سیٹھ محمد ذکریا صاحب انو خزانچی اور مکرم عبدالعظیم صاحب گلبرگی نے معاون خزانچی کے فرائض سرانجام دیئے۔

محترم صاحبزادہ صاحب اور مرکزی وفد کا ورود

مورخہ ۲۲ نومبر کی شب قریباً آٹھ بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان مع محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب اور صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ سلمہا چنتہ کنٹہ سے یادگیر تشریف لے آئے۔ صدر مجلس انتظامیہ کے انتظام کے تحت متعدد کاروں اور موٹر سائیکلوں پر سوار نوجوانوں پر مشتمل ایک وفد نے شہر سے باہر اپنے معزز مہمانوں کا شایانِ شان پُرجوش استقبال کیا۔ جلوس کی صورت میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے محلہ احمدیہ میں پہنچا یا جہاں مسجد احمدیہ یادگیر کے احاطہ میں محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت کی قیادت میں اراکین مجلس عاملہ کے علاوہ کثیر تعداد میں افراد جماعت اور مستورات نے حضرت صاحبزادہ صاحب اور حضرت بیگم صاحبہ کا والہانہ طور پر استقبال کیا۔ بعد معانقہ حضرت صاحبزادہ صاحب مع اہل و عیال مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے جہاں آپ کے قیام کا انتظام تھا۔

اسی روز نماز جمعہ سے قبل محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان اور خاکسار محمد انعام غوری قادیان سے براستہ حیدرآباد یادگیر پہنچے جبکہ مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا پردیش حضرت میاں صاحب کے ہمراہ چنتہ کنٹہ سے اور مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مدراس سے تشریف لے آئے۔ ۲۳ نومبر کو محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے مناسب حال تربیتی خطبہ دیا اور نماز جمعہ پڑھائی۔

دیگر مہمانانِ کرام کی تشریف آوری

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کے فضلوں کی آئینہ دار اس کامیاب کانفرنس کا سب سے نمایاں اور ایمان افروز پہلو یہ تھا کہ توقع سے زیادہ جماعت ہائے احمدیہ کے نمائندگان نے اس کانفرنس میں شرکت فرمائی۔ اور کرناٹک کی تمام جماعتوں کے علاوہ آندھرا اور مہاراشٹر کے مختلف مقامات سے کثیر تعداد میں احباب جماعت و مستورات تشریف لائیں۔ چنانچہ موصولہ معین اعداد و شمار کے مطابق کرناٹک کے دور و نزدیک کی سولہ جماعتوں سے ڈیڑھ سو مرد و زن اور آندھرا پردیش۔ مہاراشٹر اور مدراس سے ۱۱۵ احباب و مستورات نے شرکت کی۔ اس تعداد میں بعض وہ مہمان شامل نہیں ہیں جنہوں نے اپنے عزیز و اقارب کے ہاں قیام کیا جس کی انتظامیہ کو معین اطلاع نہ مل سکی بہرحال تین صد کے قریب مہمانوں نے شرکت کر کے اس کانفرنس کی رونق کو دوبالا کیا متعدد احباب کئی کئی گھنٹوں کا طویل سفر کر کے اپنی کاروں اور موٹروں کے ذریعہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

کانفرنس کا پہلا اجلاس

کانفرنس کے پہلے روز مورخہ ۲۴ نومبر کو ایک سیمینار ہر مختلف اہل مذاہب کے مفکر اور دانشوروں کو اظہارِ خیال کرنے کی خصوصی دعوت دی گئی تھی۔ اور خاص طور پر ڈی انجیا صاحب مرکزی وزیر لیبر کو بحیثیت مہمان خصوصی مدعو کیا گیا تھا۔ چنانچہ موصوف نے بخوشی اس دعوت کو منظور فرما لیا تھا۔ لیکن بعض ہنگامی مصروفیات اور ناگزیر مجبوریوں کے سبب موصوف شامل نہ ہو سکے۔ البتہ بذریعہ ٹیلیگرام دہلی سے اپنی طرف سے معذرت کرتے ہوئے کانفرنس کی کامیابی کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

اس سیمینار کے لئے عنوان تجویز کیا گیا تھا "انسانیت کی بقاء مذہب کے ذریعہ" اس عنوان پر محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ اور محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مدراس کے علاوہ مہمان خصوصی جناب دشنو ناتھ ریڈی صاحب ایم ایل اے یادگیر سابق منسٹر کرناٹک۔ جناب سردار منموہن سنگھ صاحب سلوجہ۔ جناب پنڈت ہیومن لال صاحب اور برہمو کماری و جے لکشمی ایم اے گلبرگہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

یہ سیمینار محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جو رات ۸½ بجے سے ۱۱½ بجے تک جاری رہا۔ مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد کی تلاوت قرآن مجید سے کارروائی کا آغاز ہوا بعدہٗ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب اور مرکزی وفد کی گلپوشی کی گئی۔ بعد ازاں مکرم عبدالمنان صاحب سالک نے نظم سنائی۔ تقریری پروگرام شروع ہونے سے قبل محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے خیر مقدمی خطاب کرتے ہوئے معزز مہمانوں اور مقررین کو خوش آمدید کہا اور سیمینار کے لئے مجوزہ عنوان پر مختصر اور جامع رنگ میں روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ آج کی دنیا مذہبی تعلیمات کو پس پشت ڈالتے ہوئے اپنے بنائے ہوئے قوانین کے ذریعہ دنیا میں امن اور ترقی قائم کرنے اور انسانی اقدار کو بحال کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ لیکن موجودہ دنیا کی بے چینی اور بدامنی۔ بے انصافی اور عدم مساوات اور مہلک ایٹمی ہتھیاروں سے رونما ہونے والی تباہی و بربادی جس کا نقشہ جنگ عظیم اوّل اور جنگ عظیم دوم نے پیش کیا تھا اس امر کا ناقابل تردید ثبوت فراہم کر رہی ہے کہ مذہب کو چھوڑ کر کی جانے والی تمام کوششیں نہ صرف بے سود ثابت ہو رہی ہیں بلکہ بالکل برعکس اور پریشان کن نتائج پیدا

کر رہی ہیں۔

موصوف نے تقریر جاری رکھتے ہوئے قرآنی آیات الحمد للہ رب العالمین۔ وَاِن مِن اُمّۃٍ اِلّا خلا فیھا نذیر وغیرہ سے استدلال کرتے ہوئے بتایا کہ میرا مذہب جو دینِ اسلام ہے ایسی عالمگیر امن بخش۔ عالمی رواداری اور بھائی چارگی۔ مساوات اور عدل و انصاف۔ دیگر مذاہب کے پیشوایان کے احترام اور انسانی اقدار کے قیام کے سلسلہ میں ایسی حسین تعلیمات پیش کرتا ہے کہ ان کو اپنانے اور عمل کرنے کے نتیجہ میں ہی دنیا میں صحیح معنوں میں انسانیت قائم ہوسکتی ہے۔

اس تعارفی تقریر کے بعد جناب وشوا ناتھ ریڈی صاحب ایم ایل اے یادگیر نے نہایت سلجھے ہوئے انداز میں سیمینار کے مجوزہ عنوان پر اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ عطائے خداوندی دو طرح کی ہوتی ہیں ایک مرئی جیسے مال و زر جاہ و حشمت وغیرہ اور یہ عطاء فانی اور آنی جانی ہے۔ دوسری عطاء غیر مرئی ہوتی ہے اور یہ وہ انسانی اقدار اخلاق اور روحانی کردار ہیں۔ جو لازوال اور غیر فانی ہوتے ہیں۔ اور یہی جملہ مذاہب کی روح ہیں اور یہی انسانیت کی بقاء کی ضامن ہیں۔

بعدہٗ محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ نے تقریر فرمائی اور قرآن کریم کی آیت ولقد بعثنا فی کل امۃٍ رسولا اور گیتا اور وید اور گرنتھ صاحب کے متعدد شلوک۔ مختصر انداز میں سنا کر اس امر کو ثابت فرمایا کہ جملہ مذاہب کے بنیادی اصول ایک ہی ہیں اور بنیادی طور پر سب مذاہب خدائے واحد کی عبادت اور مخلوقِ خدا سے ہمدردی کا درس دیتے ہیں اور جب تک اس اصل اصول پر دنیا کاربند نہیں ہو جاتی دنیا میں حقیقی طور پر امن اور شانتی قائم نہیں ہوسکتی۔ موصوف نے پُر زور انداز میں فرمایا کہ آج کی دنیا کی تہذیب انسانیت کو پامال کر رہی ہے آج نہ روس کی طاقت امن قائم کرسکتی ہے اور نہ امریکہ یا کوئی اور بڑی طاقت امن قائم کرسکتی ہے۔ صرف اور صرف مذہب کے ذریعہ سے ہی امن قائم ہوسکتا ہے اور انسانیت کی بقاء ہوسکتی ہے۔

ازاں بعد گلبرگہ کی ایک خاتون پروفیسر شاردا دیوی کاشی صاحبہ ایم اے نے کنڑی زبان میں اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مجوزہ عنوان پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ کسی بھی مذہب نے نفرت اور دشمنی یا بد اخلاقی کی تعلیم نہیں دی۔ تمام مذاہب انسانی اقدار کو قائم کرنے میں ایک نمایاں کردار ادا کرتے رہے آج بھی دنیا میں اگر انسانیت کا معیار بلند ہوسکتا ہے تو صرف اور صرف مذہبی تعلیمات پر چلنے کے نتیجہ ہی میں ہوسکتا ہے۔ مقامی لوگوں نے اس تقریر کو چونکہ مقامی زبان میں تھی نہایت دلچسپی سے سنا۔

اس تقریر کے بعد سردار موہن سنگھ صاحب سلوجہ نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور حضرت بابا گورو نانک جی مہاراج کی تعلیمات اور مسلمانوں کے ساتھ آپ کی رواداری کا واقعاتی لحاظ سے تذکرہ کیا اور بتایا کہ جملہ پیشوایانِ مذاہب کا یہی پیغام تھا کہ انسانوں سے بے لوث محبت کی جائے اور ظالم کے خلاف مظلوم کی مدد کی جائے۔ اور اس کے ذریعہ دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے اور اس کے نتیجہ میں انسانیت کی بقاء ممکن ہے۔

بعدہٗ محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان آف مدراس نے انگریزی زبان میں اس عنوان پر ایک پُر جوش اور برجستہ تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ وہ مذاہب جو دنیا میں انسانیت کی بقاء اور دنیا میں امن و امان کی فضاء قائم کرنے آئے تھے۔ خود غرض اور مفاد پرست انسانوں نے اس کو غلط رنگ میں پیش کرکے اور غلط رنگ میں استعمال کرکے ان مذاہب کو بدنام کر دیا ہے اس لئے حقیقت حال سے ناواقف آج کا انسان مذہب کے نام سے بدکتا ہے۔ اس سلسلہ میں موصوف نے متعدد مثالیں بھی بیان کیں۔ اور خاص طور پر بعض نام نہاد اسلامی ممالک کے گھناؤنے کردار کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آج ضرورت ہے اس امر کی کہ مذہب کو اس کے حقیقی حسن کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا جائے اور اس پر عمل کرکے دنیا کو عملی نمونہ سے اس امر کا ثبوت دیا جائے کہ واقعی مذہب ہی انسانیت کی بقاء کا ضامن ہے۔

اس اجلاس کی آخری تقریر جین مذہب کے نمائندہ جناب میزرت ہیرمن لال صاحب کی تھی موصوف نے جین مت کے بعض اصولوں پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت احمدیہ کی اس کاوش کو سراہا اور خواہش کی کہ ایسے سٹیج بار بار تیار کئے جاتے رہنا چاہیئے جہاں سے مذاہب عالم کی تعلیمات اور ان کی خوبیوں کا پرچار ہوتا ہے کیونکہ آج دنیا کو مذہب کے ذریعہ سے ہی تباہی اور بربادی سے بچایا جاسکتا ہے اس کے سوا کوئی دوسری صورت ممکن نہیں۔

آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے صدارتی خطاب میں حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک طرف یہ اعلان ہے کہ انسانیت کی بقاء مذہب کے ذریعہ وابستہ ہے اور دوسری طرف مشاہدہ یہ بتا رہا ہے کہ آج دنیا کے اکثر مقامات پر مذہب کے نام پر ہی قتل و غارتگری کا بازار گرم ہے۔ اور دنیا اس تناقض پر حیران ہے۔ آنمحترم نے فرمایا اس تناقض کا اصل سبب یہ ہے کہ ایک نفع بخش چیز کا غلط رنگ میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ آپ نے مثال دے کر سمجھایا کہ جس طرح ایٹمی توانائی انسانی معیشت کے لئے ایک نہایت نفع بخش الٰہی نعمت ہے لیکن اس کے غلط استعمال سے انسانیت تو کیا دنیا سے زندگی کا نام و نشان تک مٹایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح مذہب کو اگر صحیح رنگ میں استعمال کیا جائے تو اس کے ذریعہ انسانیت کی بقاء ممکن ہے۔ لیکن اگر اس کا غلط رنگ میں استعمال کیا جائے جیسا کہ آج کیا جا رہا ہے تو یہی انسانیت تباہ و برباد بھی ہوسکتی ہے۔ آنمحترم نے اس امر کے ثبوت میں کہ انسانیت کا شرف اور اس کی بقاء مذہبی تعلیمات میں مضمر ہے۔ قرآن مجید کی بعض بنیادی تعلیمات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے چیدہ چیدہ واقعات پر روشنی ڈالی۔ اور آنحضرت صلعم کی مہمان نوازی۔ رواداری۔ مساوات۔ عدل و انصاف اور عفو و درگزر کے ایمان افروز واقعات سنا کر اس امر پر زور دیا کہ آج بھی دنیا میں یہ حسین نظارے مشاہدہ میں آسکتے ہیں بشرطیکہ ان پاک تعلیمات اور اس اسوۂ حسنہ پر ہم عمل پیرا ہوں۔

جلسہ کے اختتام پر محترم سیٹھ محمد نصرت اللہ صاحب غوری نائب امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے معزز مہمانوں مقررین اور محکمہ پولیس اور نمائندگان دفتر کاؤ جلسہ وغیرہم کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے ساتھ کانفرنس کے پہلے دن کی کارروائی اختتام کو پہنچی بفضلہ تعالیٰ جلسہ کے اختتام تک پوری جلسہ گاہ مردانہ و زنانہ کے علاوہ بازار کی دوکانوں اور چھتوں وغیرہ پر حاضرین کا ایک انبوہ کثیر نہایت خاموشی سے پوری کارروائی کو سنتا رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

کانفرنس کا دوسرا دن

کانفرنس کے دوسرے روز یعنی مورخہ ۳ر نومبر کو گاندھی چوک میں جس جلسہ کا اہتمام کیا گیا اس میں زیادہ تر جماعت احمدیہ کے عقائد کی وضاحت اور غلط فہمیوں کے ازالہ کے بارہ میں تقریری پروگرام رکھا گیا تھا۔ یہ اجلاس بھی محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی زیر صدارت ٹھیک ۸ بجے شب شروع ہوا۔ جو رات ۱۲ بجے تک مسلسل چار گھنٹے جاری رہا۔ اور اس سارے وقت میں جلسہ گاہ مردانہ و زنانہ اور گاندھی چوک کا قریباً پورا بازار احمدیوں۔ غیر احمدیوں اور غیر مسلم سامعین سے بھرا ہوا تھا۔ مکرم اسلم پاشا صاحب ایم اے آف بنگلور کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم حامد اللہ صاحب غوری کی نظم خوانی سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر سیرت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد کی ہوئی۔ موصوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت عرب کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے آنحضرت صلعم کے پیدا کردہ عظیم روحانی انقلاب کا ذکر کیا۔ اور پھر اس رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں سرشار جاں نثار صحابہؓ کی بے مثال قربانیوں کے بعض ایمان افروز واقعات سنائے نیز آنحضرت صلعم کی سیرت طیبہ کے بعض درخشندہ پہلوؤں پر بھی واقعاتی رنگ میں روشنی ڈالی۔

دوسری تقریر خاکسار محمد انعام غوری کی صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر ہوئی۔ خاکسار نے قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ بعثت کے وقت مسلمانوں کی حالت چودہویں صدی کی تعیین تک اور مقام ظہور کی نشاندہی اور صداقت کے ثبوت میں آسمانی و زمینی نشانات کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ اب ہمارے مسلمان بھائیوں کے لئے دو ہی صورتیں ہیں یا تو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی معہود تسلیم کریں۔ یا پھر قرآن کریم اور احادیث میں مذکورہ پیشگوئیوں کا انکار کردیں۔ آخر میں جماعت احمدیہ کی حیرت انگیز ترقی اور

مخالفین کی ناکامی کا ذکر کرتے ہوئے جماعت کے روشن مستقبل کے متعلق حضور علیہ السلام کے ایمان افروز اقتباس پر اپنی تقریر ختم کی۔

خاکسار کے بعد محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان آف مدراس نے بعنوان "احمدیت نے عالم اسلام کو کیا دیا" انگریزی زبان میں تقریر فرمائی۔ موصوف نے بتایا کہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں ہے بلکہ حقیقی اسلام ہی کا دوسرا نام ہے۔ چونکہ اسلام کا اصل اور حسین چہرہ دنیا سے اوجھل ہو چکا تھا اس لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ذریعہ ایک پاکیزہ جماعت قائم کر کے دنیا کو حقیقی اسلام سے روشناس کرایا ہے۔ موصوف نے اس ضمن میں جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی اعتقادی و عملی اصلاحات کا ذکر کرتے ہوئے خاص طور پر اجرائے وحی والہام کے متعلق اسلامی نظریہ کی وضاحت کی۔

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کی تھی۔ موصوف نے عقائد احمدیت اور خاص طور پر ختم نبوت کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے احمدیوں اور غیر احمدیوں کے مابین بنیادی اختلافات کی وضاحت کی اور قرآن کریم اور احادیث کے ذریعہ وفات مسیح پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ آج ہمارے مسلمان بھائی اس مسئلہ پر جماعت احمدیہ کے موقف کی تائید پر مجبور ہو گئے ہیں۔ پھر موصوف نے ختم نبوت کی حقیقت پر بھی قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں بصیرت افروز تبصرہ فرمایا اور اس مسئلہ کو بنیاد بنا کر پاکستان میں ہو رہی مخالفت کا ذکر بھی کیا۔ اور بتایا کہ جماعت کی ۹۶ سالہ تاریخ اس حقیقت پر شاہد ہے کہ بڑی بڑی مخالف طاقتیں جماعت کے خلاف اٹھیں مگر سب پارہ پارہ ہو گئیں۔ آخر میں فاضل مقرر نے ایک مشہور بزرگ صاحب العلم خلیفہ رشید الدین صاحب کی اس آسمانی گواہی کو پیش فرمایا جو انہوں نے اپنے ایک مرید کی خواہش پر خدا تعالیٰ سے حضور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں استخارہ کر کے بتایا تھا کہ مجھے رؤیا میں تین مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ہیں اور ان کا مجھ سے تعلق ہے اور آپ یقیناً سچے اور راستباز ہیں۔

آخر میں موصوف نے غیر احمدی سامعین کو استخارہ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت معلوم کرنے کی تلقین فرمائی۔

اس تقریری پروگرام کے دوران عزیزان محمد مظاہر احمد حیدر آبادی اور اسد اللہ یادگیری نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا منظوم کلام سنایا اور عزیز محمد اسد اللہ صاحب غوری نے احمدیت کا روشن مستقبل کے عنوان پر انگریزی زبان میں پانچ منٹ کی ایک مختصر تقریر کی۔

صدارتی خطاب سے قبل علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار۔ خدام اور اطفال کے درمیان محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔ بعدہٗ اختتامی خطاب فرماتے ہوئے فرمایا کہ تمام انبیاء کی تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ ان کی اور ان کی جماعتوں کی شدید مخالفتیں ہوئیں لیکن ہر مخالفت کے دور میں اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت ان کے شامل حال رہی اور بالآخر انہی کو غلبہ حاصل ہوا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کی جماعت کی بھی ابتداء ہی سے مخالفت چل رہی ہے۔ آنمحترم نے ۱۹۳۴ء، ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی شدید مخالفتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر مخالفت اپنی گزشتہ مخالفت سے شدید تر تھی لیکن ہر مخالفت کے دور سے نکل کر جماعت کی ترقیات کے نئے سے نئے سنگ میل قائم ہوتے رہے اس کے بالمقابل مخالفین کا جو عبرتناک انجام ہوا وہ بھی دنیا کے سامنے ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے احراری لیڈر عطاء اللہ شاہ بخاری اور پاکستان کے سابق وزیر اعظم ذو الفقار علی بھٹو کے عبرتناک انجام اور اس سلسلہ میں بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد ۱۹۸۴ء کی حالیہ مخالفت کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اس مخالفت کے دوران ہی جماعت احمدیہ کو مغربی ممالک میں جو حیرت انگیز ترقیات عطا ہو رہی ہیں وہ جماعت کے ہر فرد کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہیں۔ آخر میں آپ نے مخالفین کی ناکامی اور احمدیت کے روشن مستقبل کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو ولولہ انگیز اقتباسات سنا کر اپنے خطاب کو ختم کیا۔

آخر میں محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب اور محترمہ بیگم صاحبہ۔ علمائے سلسلہ۔ نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ کرناٹک۔ آندھرا و مہاراشٹر و مدراس اور محکمہ پولیس کے افسران اور ان کے عملہ اور بجلی و بلدیہ کے محکمہ جات کا نیز سنجیدہ اور تعلیمیافتہ غیر احمدی و غیر مسلم حاضرین اور افراد جماعت احمدیہ یادگیر کا شکریہ ادا کیا۔ اور بتایا کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری یہ کانفرنس ہماری توقعات سے کہیں بڑھ کر کامیاب رہی ہے۔ جبکہ ایک مخصوص طبقے نے جس نے جماعت کی بلاوجہ مخالفت کرنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ ہماری مخالفت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور بعض بیرونی مولویوں کے ذریعہ اشتعال انگیز تقاریر کروا کر مخالفانہ ماحول پیدا کرنے کی پوری کوشش کی گئی لیکن اس کے باوجود سنجیدہ اور سلجھے ہوئے افراد کثیر تعداد میں یہاں آئے اور نہایت غور سے انہوں نے ہماری مدلل تقاریر کو سنا۔ آخر میں آپ نے اہالیان یادگیر میں سے مخالف طبقے کو مخاطب کرتے ہوئے نہایت جوش سے فرمایا کہ آپ کی یہ مخالفتیں عبث ہیں آپ کے بزرگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ صرف ایک شخص ابتداء میں یہاں سے امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لایا تھا یعنی حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی۔ آپ کے بزرگوں نے اس وقت بھی مخالفت کی لیکن اس ایک شخص کو صداقت سے نہیں ہٹا سکے آج تو یادگیر میں بفضلہ تعالیٰ جماعت کی جڑیں بہت مستحکم ہو گئی ہیں۔ جب تنہا شخص کے مقابلہ میں آپ ناکام ہوئے تو کیا آج اس مضبوط جماعت کو مٹانے میں آپ کامیاب ہو سکتے ہیں یہ محض آپ لوگوں کی خام خیالی ہے آپ کی مخالفتوں سے نہ پہلے کچھ ہمارا نقصان ہوا اور نہ آج ہو سکتا ہے ہاں اپنا ہی آپ نقصان کریں گے۔ اور جماعت احمدیہ اب پہلے سے زیادہ طاقت کے ساتھ ابھرے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

محترم سیٹھ صاحب کے اختتامی کلمات کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے لمبی اور پرسوز اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے ساتھ کانفرنس کے اختتامی اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

کانفرنس کے دونوں روز محترم محمد رفعت اللہ صاحب غوری نے نہایت دلچسپ انداز میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض سر انجام دیئے۔

اخبارات میں چرچا

اس کامیاب کانفرنس کے اختتام پر "سیاست" منصف اور ملاپ وغیرہ روز نامہ اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں اور مقررین کی تقاریر کے خلاصے بھی شائع ہوئے۔

تبلیغی منصوبہ بندی کمیٹی کا اجلاس

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر تبلیغی منصوبہ بندی کمیٹی برائے ہند کی زیر صدارت مورخہ ۳ نومبر کو بعد نماز ظہر و عصر مسجد احمدیہ یادگیر میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ کے علاوہ محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی صدر تبلیغی منصوبہ بندی کمیٹی برائے کرناٹک محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب ممبر صدر انجمن احمدیہ و صدر تبلیغی منصوبہ بندی کمیٹی برائے آندھرا پردیش۔ محترم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب چنتہ کنٹہ۔ محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مدراس کے علاوہ کرناٹک کی تمام جماعتوں کے صدر صاحبان اور دو دو عہدیداران مجلس عاملہ نے شرکت کی۔ یہ اجلاس قریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ جس میں تبلیغ کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے بارہ میں مختلف تجاویز پیش ہوئیں اور ان پر غور و فکر کیا گیا۔

علمی اور ورزشی مقابلے

سالانہ کانفرنس کے تسلسل میں جماعت احمدیہ یادگیر کی ذیلی تنظیموں نے کانفرنس سے چند روز قبل مقامی طور پر تقاریر۔ حسن قرأت اور نظم خوانی کے مقابلہ جات کروائے تھے جس کی نگرانی اور ججز کے فرائض مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد مبلغ یادگیر۔ مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری اور مکرم محمد عبد اللہ صاحب قریشی نے انجام دیئے۔ نیز کانفرنس کے دنوں میں مورخہ ۳ نومبر کو کبڈی وغیرہ کے دلچسپ ورزشی مقابلے ہوئے۔ جس میں مقامی خدام کے علاوہ دیگر جماعتوں کے خدام نے بھی شرکت کی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے از راہِ شفقت ان مقابلہ جات کے

وقت تشریف فرما رہ کر نوجوانوں کا حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے پوزیشن حاصل کرنے والے انصار، خدام اور اطفال میں کانفرنس کے اختتامی اجلاس میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

ویڈیو کیسٹ کی نمائش کانفرنس سے قبل دو دن

بعد نماز مغرب و عشاء قادیان سے موصولہ ویڈیو کیسٹ کے ذریعہ جلسہ سالانہ لندن اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کی فلمیں دکھائی گئیں۔ جن کو احمدی احباب کے علاوہ بعض غیر احمدی دوستوں نے بھی مشاہدہ کیا اور محظوظ ہوئے۔

لجنہ اماء اللہ کا خصوصی اجلاس مورخہ ۲ر نومبر

کو محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کی زیر صدارت لجنہ اماء اللہ کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں یادگیر کی لجنہ کے علاوہ کرناٹک و آندھرا وغیرہ سے تشریف لائی ہوئی لجنہ کی ممبرات نے بھی شرکت کی۔ نیز بعض غیر احمدی مستورات بھی اس اجلاس میں شریک ہوئیں۔ مجموعی طور پر چار صد سے زائد حاضری تھی۔

نمازِ تہجد اور درس قرآن کانفرنس کے دنوں

میں باجماعت نماز تہجد کا انتظام کیا گیا تھا چنانچہ ۲ر نومبر کو خاکسار نے نماز تہجد پڑھائی اور بعد نماز فجر درس دیا۔ ۳ر نومبر کو مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدر آباد نے نماز تہجد پڑھائی اور بعد نماز فجر درس دیا اور ۴ر نومبر کو مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد مبلغ یادگیر نے نماز تہجد پڑھائی۔

مدرسہ کا سنگِ بنیاد مسجد احمدیہ یادگیر کے

احاطہ کے باہر جانب جنوب جماعت یادگیر نے بچوں کی دینی تعلیم کی غرض سے ایک مدرسہ کی تعمیر کا منصوبہ بنایا ہے۔ چنانچہ ۳ر نومبر کو نماز مغرب سے قبل محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت اور نمائندگان کانفرنس کی موجودگی میں اس مدرسہ کا سنگِ بنیاد رکھوا اور اجتماعی دعا کروائی۔

اسی طرح ڈیوڈرگ کے احباب جماعت کی شدید خواہش تھی کہ حضرت میاں صاحب ڈیوڈرگ تشریف لے جاکر مسجد احمدیہ ڈیوڈرگ کا سنگِ بنیاد اپنے دستِ مبارک سے رکھیں۔ لیکن بوجہ عدم فرصت آپ وہاں تشریف نہ لے جا سکے البتہ مسجد کی بنیادی اینٹ پر احباب سمیت اجتماعی دعا فرمائی۔

حفاظت کا خصوصی انتظام

یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ ارشاد کے مطابق مساجد، جماعتی املاک اور ذمہ دار عہدیداران کی خصوصی حفاظت کے بارہ میں یادگیر کے خدام نے نہایت مستعدی کا مظاہرہ کیا۔ چنانچہ جہاں جلسہ گاہ اور قیام گاہ حضرت صاحبزادہ صاحب پر خدام نے نہایت مستعدی اور چوکسی کے ساتھ دن رات حفاظتی پہرہ کا انتظام کر رکھا تھا وہاں خاکسار نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ مسجد احمدیہ اور دیگر جماعتی املاک کی حفاظت کی غرض سے روزانہ باری باری ڈیوٹی کے مطابق خدام پہرہ دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب خدام کو اپنی جناب سے بہترین جزا عطا فرمائے۔

آخر میں قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام دوستوں کو جنہوں نے کثیر مصارف برداشت کر کے وسیع پیمانے پر اس کانفرنس کا انعقاد کیا اور شبانہ روز محنت کے ساتھ اس کانفرنس کے انتظامات کئے اور ان تمام شرکاء جلسہ کو جنہوں نے سفر کی صعوبت اٹھا کر اور اپنے کاروبار کا حرج کر کے محض للہ اس کانفرنس میں شرکت کی اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے ان کے ایمان و اخلاص اور اموال و نفوس میں برکت عطا کرے اور سعید روحوں کو قبولِ احمدیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جماعتِ احمدیہ کے خلاف

حکومت پاکستان کا فیصلہ غیر اسلامی ہے

ایک جرمن مسلمان الحاج سیف الاسلام صاحب کے تاثرات

مرسلہ:- مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ انچارج بمبئی

مورخہ ۱۲ر نومبر ۱۹۸۵ء کو الحاج سیف الاسلام صاحب منیجر رفیوجی سیکشن ریڈ کراس سوسائٹی جرمنی احمدیہ مشن ہاؤس بمبئی میں تشریف لائے اور کافی دیر تک تبادلہ خیال کرتے رہے۔ دورانِ گفتگو امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے متعلق جماعت احمدیہ اور دوسرے مسلمانوں کے مابین اعتقادی اختلاف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام خاتم النبیین سے متعلق قرآن و حدیث اور اقوالِ بزرگانِ سلف کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تشریحات سے موصوف بہت متاثر ہوئے۔ خاکسار نے انہیں بتایا کہ جماعت احمدیہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی طور پر خاتم النبیین اور افضل المرسلین تسلیم کرتی ہے۔ بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی مہدی علیہ السلام کی تحریر فرمودہ شرائط بیعت میں سے ایک مستقل شرط یہ بھی ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کروں گا۔

بعدہٗ موصوف نے "VISITORS BOOK" میں اپنے قلم سے مندرجہ ذیل تاثرات تحریر کئے جن سے حکومتِ پاکستان کے رویہ پر سنجیدہ دینی لوگوں کی نفرت و بیزاری کا اظہار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کے ارباب حل و عقد کو عقل و خرد کی دولت سے نوازے۔ آمین

IN MY OPINION THERE MUST BE FREEDOM IN RELIGION. IT IS THE HOLLY QURAN STATED THERE MUST BE NO FORCE IN BELIVING. THERE FOR THE WAY OF PRESIDECT ZIA-UL-HAQ TO PERSECUTE THE AHMADIYYA, IS IN NO WAY ISLAMIC. IT IS ALSO MY STRONG OPINION THAT IF THE AHMADIYYA BELIVE IN MOHAMMED (PEACE BE UPON HIM) AS THE LAST PROPHET, THEY ARE TRUE MUSLIM, LIKE EVERY MUSLIM ELSE. MIRZA GHULAM AHMAD HAS NEVER CALLED HIMSELF A PROPHET LIKE MOHAMMED (PEACE BE UPON HIM) BUT A REFORMER OF BELIEF.

ترجمہ:- میرے نظریہ کے مطابق مذہب میں آزادی ہونی چاہئیے یہ بات قرآن مجید سے ثابت ہے۔ انسان کے عقیدہ پر کسی قسم کا جبر جائز نہیں۔ جس طرح ضیاء الحق نے پریذیڈنٹ رول چلا رکھا ہے۔ اور اس کے ذریعہ احمدیت کو دبا رہا ہے۔ یہ طریق غیر اسلامی ہے۔ میں پختہ یقین سے کہتا ہوں کہ اگر احمدی محمد رسول اللہ صلعم کو خاتم النبیین مانتے ہیں تو بجز مسلمانوں کی طرح سچے مسلمان ہیں۔ ساتھ ہی مرزا غلام احمد قادیانی نے کبھی اپنے آپ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ کا نبی نہیں کہا بلکہ اسلام میں غلط عقائد کی اصلاح کرنے والا یقین کیا ہے۔

پورٹ بلیر میں پبلک تبلیغی جلسہ

مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۹ر ... کو ٹھیک پانچ بجے شام ٹی ڈی محمد صاحب کی زیر صدارت پورٹ بلیر کے وسط میں ... مارکیٹ کے قریب ایک پبلک جلسہ کا انعقاد کیا گیا جس میں مکرم سید ... صاحب کی تلاوت اور خاکسار کی نظم خوانی کے بعد مکرم صدر صاحب نے تعارفی تقریر کی۔ بعدہ خاکسار نے "موعود اقوام عالم" کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ اس سلسلہ میں مکرم سلطان احمد صاحب مکرم ... صاحب اور مکرم ٹی پی محمد صاحب کا تعاون قابلِ ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بہترین ثمرات پیدا کرے۔

تصحیح

بدر کے گزشتہ شمارہ میں صفحہ ... کالم ۱ نیچے سے ... سطر میں بدرنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سن وفات سہو کتابت سے ... کی بجائے ۱۸۰۸ء لکھا گیا ہے جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔ قارئین اس کی درستی فرمالیں۔ (ایڈیٹر)

عہدیداران جماعت خصوصی توجہ فرماویں

عام طور پر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب جماعت ایسے وفات یافتہ موصی صاحبان کے طابوت بغرض تدفین بہشتی مقبرہ لے آتے ہیں جن کی منظوری مجلس کارپرداز سے نہیں لی ہوتی یا ایسے کم وقت میں اطلاع دیتے ہیں کہ منظوری حاصل کرنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ اس لئے تمام عہدیداران جماعت خصوصاً اور احباب جماعت عموماً قاعدہ ۳۹۵ کو ملحوظ رکھیں قاعدہ کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

"کسی موصی کی میت جو کسی دوسری جگہ بطور امانت دفن کی گئی ہو تو کم از کم چھ ماہ گزرنے کے بعد اس کو بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کی غرض سے لانے کے لئے کم از کم ایک ماہ قبل نظارت بہشتی مقبرہ کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ اور بلا حصول اجازت میت کو نہیں لایا جائیگا۔" (قاعدہ نمبر ۳۹۵)

۲۔ جس موصی کی میت لانے کی منظوری بھی مل گئی ہو اس کی اطلاع بھی نظارت بہشتی مقبرہ کو معین طور پر دینی ہو گی کہ ہم تابوت فلاں تاریخ کو لا رہے ہیں تا قبر وغیرہ کا انتظام قبل از وقت کیا جا سکے اور موقعہ پر مشکل پیش نہ آئے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان

دعائے مغفرت

(۱):۔ افسوس ہماری والدہ محترمہ سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت چوہدری علی محمد صاحبؓ بی اے بی ٹی مورخہ ۱۱/۱۱/۸۵ بروز جمعہ صبح ۸ بجے کے قریب بعمر ۶۹ سال ربوہ میں ہارٹ فیل ہونے کے باعث وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

والدہ مرحومہ ایک طویل عرصہ سے صاحب فراش تھیں چند سال پہلے ۱۹۸۲ء میں ہم انہیں علاج معالجہ کے لئے انگلستان بھی لائے تھے۔ مگر اس خیال سے کہ ربوہ میں ہمارے والد محترم پیرانہ سالی کی تنہائی کو محسوس کرتے ہونگے وہ اپنا علاج مکمل کرائے بغیر واپس ربوہ چلی گئی تھیں۔

والدہ صاحبہ بہت سے اوصاف حمیدہ کی مالک تھیں۔ لیکن مہمان نوازی صاف گوئی اور خودداری آپ کی طبیعت کے نمایاں جزو تھے۔ چھوٹی عمر میں ہی بیاہ کر قادیان آگئیں اور والد صاحب کی پہلی شادی سے موجود پانچ بچوں کی تربیت نہایت عمدہ طور پر کی۔ اپنی عمر کا بیشتر حصہ قادیان اور ربوہ میں گذارا۔ احمدیت کی شیدائی اور افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے سلسلہ کا بے حد احترام کیا کرتی تھیں۔

اچانک وفات کی اطلاع سے ہم تینوں برادران مقیم انگلستان یعنی خاکسار منور احمد۔ حامد احمد اور جاوید احمد کے دل بہت غمگین ہیں۔ بزرگان و احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ والدہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں بلندی درجات سے نوازے۔ آمین۔

خاکسار۔ منور احمد (گلاسگو)

(۲):۔ افسوس میری دادی جان تقریباً ایک ماہ کی علالت کے بعد مورخہ ۲۸/۱۰/۸۵ کو شام سات بجے انتقال فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ قارئین سے دادی جان مرحومہ کی مغفرت و بلندئ درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار سراج احمد دلاور پور۔ مونگھیر (بہار)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ منیجر بدر

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تشریف لانے والے احباب کیلئے

ضروری اعلان بسلسلہ واپسی سفر ریزرویشن

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ امسال قادیان میں جلسہ سالانہ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۸۵ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بیرونی جماعتوں سے اس بابرکت تقریب میں شامل ہونے والے احباب کی خواہش پر ان کی واپسی سفر کی سہولت کے لئے دفتر افسر جلسہ سالانہ قادیان کی طرف سے ہر سال ریلوے کی ٹکٹوں کی ریزرویشن کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس سال بھی ایسا انتظام کیا جائے گا۔

ریزرویشن کے لئے جن کوائف کی ضرورت ہوتی ہے وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) تاریخ واپسی سفر (۲) اسٹیشن کا نام جہاں تک ریزرویشن کرانی مقصود ہے (۳) درجہ یعنی فرسٹ کلاس/سیکنڈ کلاس (۴) سفر کرنے والے کی عمر، جنس (مرد عورت، لڑکا، لڑکی) (۵) کتنے پورے ٹکٹ۔ کتنے نصف ٹکٹ۔ (۶) ٹرین کا نام جس پر ریزرویشن کرانا مطلوب ہے۔

(۷) ریزرویشن کے سلسلہ میں ضرورت کے مطابق کرایہ کی رقم بھی بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ بنک ڈرافٹ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کی خدمت میں بھجواتے ہوئے دفتر افسر جلسہ سالانہ کو بھی اس کی اطلاع بھجوائی جائے۔

(۸) بعض بڑے بڑے شہروں سے جو TRIANS سیدھا امرتسر تک آتی ہیں۔ ریلوے قواعد کے مطابق ان کی واپسی کی ریزرویشن بھی وہاں سے ہی ہو جاتی ہے۔ اور اس میں کسی قدر کرایہ کی سہولت بھی ہوتی ہے۔ احباب جماعت کو اس سہولت سے بھی فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ اور جن شہروں سے ریل گاڑی صرف دہلی تک آتی ہے وہ دہلی سے واپسی ریزرویشن کی کاروائی کر لیں۔ اس صورت میں صرف امرتسر سے دہلی تک کی ریزرویشن کے لئے اپنے کوائف ارسال کریں۔

(۹) امرتسر سے قادیان تک دو ریل گاڑیاں آتی ہیں۔ ایک ٹرین امرتسر سے صبح ۱۵-۷ بجے پر اور دوسری ٹرین ۱۵-۱ بجے بعد دوپہر قادیان کے لئے روانہ ہوتی ہیں۔ ٹکٹ وغیرہ لے کر کم از کم نصف گھنٹہ قبل پلیٹ فارم پر پہنچنا ضروری ہے۔

(۱۰) ریلوے کی ریزرویشن چونکہ بہت پہلے کرانی ہوتی ہے۔ اس لئے جو احباب جماعت اس مبارک اجتماع میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ واپسی سفر کی ریزرویشن کے لئے جلد از جلد اپنے کوائف و رقم بھجوا دیں۔ تاکہ دفتر افسر جلسہ سالانہ کو بر وقت کاروائی کرنے میں سہولت رہے۔

(۱۱) دوسرے صوبہ جات سے جلسہ سالانہ کے اجتماع میں شامل ہونے والے احباب جماعت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ اس وقت پنجاب میں حالات نارمل ہونے کی وجہ سے قادیان تک سفر کرنے میں کوئی خطرہ یا پریشانی والی بات نہیں ہے۔ احباب بلا خوف و خطر سفر کر سکتے ہیں۔ البتہ اس سفر میں خواتین کو برقعہ پہننے اور مردوں کو ٹوپی یا پگڑی پہننے کی تاکید کی جاتی ہے۔

(۱۲) ماہ دسمبر میں چونکہ قادیان میں سردی ہوتی ہے۔ لہٰذا احباب جماعت اس سفر میں موسم کے مطابق گرم پارچات اور بستر اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس بارے میں تاکیدی ارشاد ہے۔ جس کی تعمیل کی جانی بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

افسر جلسہ سالانہ قادیان

بدر کی توسیع اشاعت آپ کا قومی فریضہ ہے۔ منیجر بدر

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ ۔ کلکتہ ۷۳۔۰۰۰

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903 } CALCUTTA -700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

CARDBOARD BOX MFG. CO. PHONE:-279203

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD. CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

بی۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے:۔

- الیکٹریکل انجینئرس۔
- لائسنس کنٹریکٹس۔
- الیکٹرک انجینئرنگ۔
- موٹر وائنڈنگ۔

C-10 LAXMI GOBIND APART, J.P.ROAD. VERSOVA

FOUR BUNGALOWS, ANDHERI (WEST)

574108
629389 } ٹیلیفون نمبرز BOMBAY-58.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام ۔ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی لون مل

نمبر ۵۰-۲-۱۸ تلک نگر حیدرآباد ۔ ۲۹۳-۵۰۰

"محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:۔ سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ ۔ کلکتہ ۔ ۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2-TOPSIA ROAD. CALCUTTA-700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

23-5222
23-1652 } ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶ ۔ مینگو لین ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے:۔ ایمبسڈر • بیڈ فورڈ • ٹریکر

SKF بال اور رولر شیپ بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS

15, MANGOE LANE, CALCUTTA-700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

ونڈر کلر ۔ موٹر ۔ سائیکل ۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے

آٹو ونگس

AUTOWINGS.

13-SANTHOME HIGH ROAD.

MADRAS-600004.

PHONE NO. { 76360. 74350.

رحیم کاٹج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY-8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

P/S PERFECT TRAVEL AIDS

SHED NO. C-16.

INDUSTRIAL ESTATE

MADIKERI-571201

PHONES { OFF. 806. RESI. 283.

ریگزین ۔ فوم ۔ چمڑے ۔ جینس اور ٹیریلین سے تیار کردہ بہترین، معیاری اور پائیدار ... بریف کیس ۔ سکول بیگ ۔ ایئر بیگ ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ... وغیرہ کے مینوفیکچرس اینڈ آرڈر سپلائرز

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!!

(ارشاد حضرت خلیفة المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب: احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ فون نمبر ۴۴۷۱۷۳

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈرلیسز ۔ مدینہ میدان روڈ ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو ۔ ٹی۔وی ۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 605558
BANGALORE-2.

حیدرآباد میں فون نمبر 42501

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد ۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف بڑی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ۳۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲/۲/۴۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

(فون نمبر ۴۲۹۱۶)

"میں خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق نبی ہوں"

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

NIR ®
CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں۔

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے